عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۲۶ ربیع الاول تا ۲ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱ تا ۷ اگست ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۱۵

مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے امراض کا اقرار

شیخ عبدالرحمٰن مصری کی خدمت میں

اسلام اور آزادی

ختم نبوت کا مفہوم

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری ذمہ داریاں

مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے قادیانیت کا شوشہ

قادیانیت ۔ ایک بے بنیاد مذہب

قیمت : ۵ روپے

(شیخ محمد اقبال، حیدر آباد)

س : میں عرصہ سات سال سے بے اولاد ہوں، تقریباً ایک سال پہلے میں نے ایک بچہ گود لیا۔ میرے سب گھر والے محض میری وجہ سے اس بچے سے برائے نام محبت کرتے ہیں، مگر دل سے پیار نہیں کرتے۔ میرے والد صاحب کا ایک مکان ہے، جس کی قیمت اس وقت آٹھ لاکھ روپے ہے، مکان میرے پیسے سے بنا ہے۔ میری والدہ کہتی ہیں کہ اس بچے کو مکان میں سے کچھ نہیں ملے گا۔ کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ میں اپنے حصے میں سے اپنے منہ بولے بیٹے کے نام کچھ کرسکوں؟

ج : وراثت میں تو اس لڑکے کو حصہ نہیں ملے گا، البتہ اگر آپ کی کوئی اپنی چیز ہے، اور وہ اس کو آپ اپنی زندگی میں، اور ہوش و حواس میں دیدیں تو یہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

(شمیم اختر، کراچی)

س : میں ایک بیوہ عورت ہوں، میں نے دوسری شادی جن صاحب سے کی وہ پہلے سے شادی شدہ تھے اور ان کے بیوی بچے موجود تھے، لیکن میرے گھر والوں کو یہ بتایا کہ بچے ہیں، بیوی نہیں ہے۔ شادی کے بعد مجھے پہلی بیوی کا علم ہوا کہ وہ زندہ ہے، مگر میں رکاوٹ نہیں بنی۔ مگر پہلی بیوی نے شوہر کو مجبور کرکے طلاق دلوادی۔ (طلاق نامے کی فوٹو کاپی کی عبارت یہ ہے : میں مسمی سید ریاست علی ولد شہزاد علی اپنے ہوش و حواس میں اپنی بیوی مسماۃ اختر کو اپنی مرضی سے تین بار طلاق، طلاق، طلاق دیتا ہوں بمعہ دو گواہان کے، میرا آئندہ اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، میری طرف سے وہ ہر طرح سے آزاد ہے۔ گواہ سعید احمد، جمیل الرحمان) شوہر کا کہنا ہے کہ میں مجبور تھا، میں نے تم کو طلاق نہیں دی۔ طلاق نامے میں میرا نام نہیں ہے۔ میرا نام شمیم اختر ہے جبکہ طلاق نامے پر اختر لکھا ہے۔ یہ طلاق نامہ میری دوست کو میرے شوہر اور ان کی پہلی بیوی نے دیا، جس نے وہ مجھے دے دیا۔ میرے شوہر کا کہنا ہے کہ یہ طلاق نہیں ہوئی۔ مہر بھی انہوں نے نہیں دیا، اور کوئی خرچ بھی نہیں۔ آنجناب سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا یہ طلاق واقع ہوگئی ہے؟

ج : طلاق نامے کے مطابق آپ کو تین طلاقیں ہوچکی ہیں، اور آپ اس کے نکاح سے بالکل خارج ہوچکی ہیں۔ بغیر حلالہ شرعی کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ اس مرد کا خیال چھوڑ دیں، اپنے مہر کی رقم وصول کرلیں، اور عدت کے بعد کسی دوسری جگہ نکاح کرلیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کفایت فرمائیں گے، اور آپ کی زندگی راحت اور سکون سے گزرے گی۔ واللہ اعلم

(عبدالرحیم و نیاز اللہ، نواب شاہ)

س : ہمارے یہاں تکبیر تشریق کا مسئلہ اختلاف کا باعث بنا ہوا ہے۔ بعض مولوی حضرات کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ واجب ہے اور تین مرتبہ کہنا اچھا ہے، اور کوئی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ واجب دو مرتبہ سنت اور تین مرتبہ مستحب ہے، اور کوئی کہتا ہے کہ ایک مرتبہ واجب ہے اور تین مرتبہ بدعت ہے۔ ایک مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ فتاویٰ رحیمیہ ہندوستان سے چھپی ہے، اس میں ہے من زاد علیہ فقد خالف السنۃ جس نے ایک سے زیادہ تکبیر تشریق کہی، اس نے سنت کی مخالفت کی، اور سنت کے مخالف بدعت ہے۔ آنجناب رہنمائی فرمائیں۔

ج : تین دفعہ تکبیر واجب ہے، اس سے زیادہ نہیں، جن لوگوں نے ایک مرتبہ سمجھا، انہوں نے غلط سمجھا واللہ اعلم

(محمد اسماعیل، ڈیرہ اسماعیل خان)

س : ہماری بستی میں ایک مدرسہ ہے، جس میں شہری بچے حفظ و ناظرہ پڑھتے ہیں اور وہ بچے اپنے گھروں ہی میں کھانا وغیرہ کھاتے ہیں، اور اپنی ضروریات گھر ہی سے پوری کرتے ہیں، آیا مدرسہ میں ہم چرم قربانی، عشر یا زکوٰۃ وغیرہ دے سکتے ہیں؟ مدرسہ میں بچوں کے لئے قاعدے سپارے قاری صاحب اپنے پاس سے کرتے ہیں۔ عشر سے زکوٰۃ سے، یا چرم قربانی سے بچوں کے لئے قاعدے، سپارے یا قرآن پاک خرید کردیے جاسکتے ہیں؟

ج : چرم قربانی اور ایسی چیزیں اگر کسی کو دینی ہوں، تو اس کی تملیک کروائی جاتی ہے، یعنی کسی محتاج آدمی کو اس کا مالک بنادیا جاتا ہے، اور وہ اپنی خوشی سے مدرسہ کے بچوں پر خرچ کردیتا ہے، یا اگر بچے نادار ہوں تو وہ رقم بچوں کو دے دی جائے کہ وہ اس سے اپنے قاعدے سپارے خرید سکیں۔ واللہ اعلم

(محمد داؤد، چارسدہ)

س : میں نے ایک دعا سنی ہے اللھم اغفرلی لوصاتنا وھود ضالا نتلو شفیع مرضانا ولد نول علینا بلنوبنا عشرلرتا کسی نے کہا ہے کہ یہ دعا مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ براہ کرم اگر معلومات ہوں تو مشکوٰۃ شریف کا صفحہ نمبر لکھوادیں۔

ج : جو دعا آپ نے نقل کی ہے، میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ واللہ اعلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۱۰ | ۲۶ ربیع الاول تا ۲ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱ تا ۷ اگست ۱۹۹۷ء | قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- ختم نبوت کا مفہوم (السید انور شاہ کشمیریؒ) ۶
- مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے امراض کا اقرار ......
- شیخ عبدالرحمن مصری کی خدمت میں (مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۷
- مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے قادیانیت کا شوشہ (جناب صالح عبداللہ) ۱۰
- قادیانیت ایک بے بنیاد مذہب (مولانا مفتی احمد الرحمنؒ) ۱۳
- اسلام اور آزادی...... (ڈاکٹر امان اللہ) ۱۵
- ماہ ربیع الاول کی مختصر تاریخ (محمد عمر فاروق شیخ) ۱۸
- بازگشت............ (مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۲۰
- تبصرہ کتب ۲۱
- اخبار ختم نبوت ۲۳

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE 35 STOCKWELL GREEN LONDON SW9 9HZ U.K. PHONE: 171-737-8199.

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمن باوا
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس
طابع: سید شاہد حسن
مقام اشاعت: ۱۰۳۱ میزرٹا لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری ذمہ داریاں

ماہ ربیع الاول کو پورے عالم اسلام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کے طور پر منایا گیا' مختلف قسم کی تقریبات منعقد کی گئیں۔ پاکستان میں تو ایک جشن کا سماں تھا۔ ہر طرف جلوسوں' جھنڈیوں اور چراغاں کے ذریعہ لوگ اپنی خوشی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کا اظہار کر رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پورا ملک نبی اکرم صلی اللہ علیہ کے جانثاروں اور عاشقین کا ہے اور اس ملک میں صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متوالے ہی رہتے ہیں' ہر شخص ایک جذبہ اور مستی میں ڈوبا ہوا نظر آتا تھا اس صورت حال کو دیکھ کر ذہنوں میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور عقیدت کا تقاضا صرف یہی ہے کہ ہم مسلمان عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم جوش سے منائیں یا اس سلسلہ میں کوئی اور ذمہ داریاں بھی ہم پر عائد ہوتی ہیں۔

آیئے ذرا دیکھیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے تقاضے کیا ہیں اور ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں:

- ❏ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے محبت ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فقر و فاقہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔
- ❏ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ پر کفار ظلم و ستم کرتے ہیں اور کہتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دو ہم تمہیں مالا مال کر دیں گے' حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ جواب میں فرماتے ہیں اللہ احد' اللہ احد
- ❏ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو پھانسی دی جارہی ہے' ان سے سوال ہوتا ہے کہ اگر تمہاری جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لا کر پھانسی دی جائے تو کیسا رہے گا' بے ساختہ تڑپ کر فرماتے ہیں' تم میری جگہ کی بات کر رہے ہو' مجھے یہ بات بھی برداشت نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا چبھے اور میری جان بچ جائے۔ صلح حدیبیہ کے وقت کفار قریش کے ایک سفیر بات چیت کے لئے آئے تھے۔ بعد میں کفار نے اس سے پوچھا کہ تم نے محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو کیسا پایا۔ اس سفیر نے جواب دیا کہ میں نے بڑے بڑے رہنماؤں اور بادشاہوں سے بات کی ہے اور ان کے سپاہی اور رفقاء دیکھے ہیں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی جانثاری جیسی میں نے جانثاری کسی میں نہیں دیکھی۔
- ❏ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے صاحبزادے کو ایک کھیل سے منع کیا بچہ تھا پھر اس کھیل میں مشغول ہو گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے ناراض ہو گئے کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سناتا ہوں اور تم مانتے نہیں۔ جاؤ مجھ سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔
- ❏ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اتباع سنت کی یہ حالت تھی کہ ان کے ذہن میں یہ بات آ نہیں سکتی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی جانثار بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو چھوڑ سکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہر طرف کامیابی ان کے لئے فراش راہ کئے ہوئے تھی۔ جس طرف جاتے فتح و نصرت ہاتھ باندھے کھڑی ہوتی تھی۔ ان کی جانثاری کی بھی حالت ملاحظہ فرمائیں کہ اگر خدانخواستہ کسی کام میں رکاوٹ ہو جاتی یا فتح و نصرت میں تاخیر ہوتی تو مشورہ ایک دوسرے سے کرتے کہ کہیں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے ہٹ تو نہیں گئے۔ ایک مرتبہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تین دن متواتر کوشش کرتے رہے' گھمسان کی جنگ ہوئی لیکن شام تک فتح نہ ہوئی۔ تیسرے دن حضرت خالد بن ولیدؓ نے مشورہ کیا اور کہا معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنت ترک ہو رہی ہے۔ جستجو کی تو پتہ چلا مشغولیت کی وجہ سے مسواک کی سنت ادا نہیں ہو رہی۔ فوراً" منگوائی مسواک کی' شام کو اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔ شام کی فتح کے بعد ایک صحابی دسترخوان پر تشریف فرما تھے۔ ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا۔ انہوں نے اٹھا کر کھانا چاہا تو بعض لوگوں نے کہا کہ اس ملک میں یہ چیز عیب سمجھی جاتی ہے' وہ صحابی فوراً" بولے ان احمقوں کے لئے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ترک کر دوں یہ صحابہ کرامؓ اس حالت کے باوجود اپنے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق ظاہر نہیں کرتے تھے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی نسبت کو ہی اپنے لئے بہت بڑا سرمایہ تصور کرتے تھے۔ آج ہم مسلمان دعوے تو بہت کرتے ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی بات اگر دیکھی جائے تو مسلمان اس سے نہ صرف عاری ہیں بلکہ اس کو اپنے لئے اچھا بھی نہیں سمجھتے۔

پاکستان جیسا اسلامی ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور جہاں عید میلاد النبیؐ منانے کی کیفیت دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس ملک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو نافذ کرنا مشکل ہے اس ملک میں سرعام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں قادیانی جماعت جیسا منحوس فرقہ سرعام اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہو۔ اس ملک کے اخبارات میں یہ خبریں عام چھپتی ہوں کہ ملک کے ایک حصہ میں قادیانی فرقہ سرعام لوگوں کو قادیانی بنا رہا ہے کتنے سو لوگ قادیانی کردیئے۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے اعلان پر عنقریب قادیانی جماعت کا پاکستان پر غلبہ ہوجائے گا۔ ملک کے متعدد اداروں میں قادیانیوں کو فائز کیے جائے' ملک کی وزارت داخلہ سرکلر جاری کرے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم نہ لکھو بلکہ احمدی لکھو۔ اس ملک میں اگر (پی آئی اے) کے محکمہ میں کوئی مسلمان ملازم شکایت کرے کہ فلاں افسر جو کہ قادیانی ہے وہ پی آئی اے کو نقصان پہنچاتے ہوئے قادیانی لٹریچر فری دوسرے ممالک میں بھیج رہا ہے تو قادیانی افسر کو برطرف کرنے کے بجائے اس مسلمان افسر کو برطرف کردیا جائے۔ جس ملک میں قادیانی افسران سیرۃ کے نام پر پی آئی اے میں جلسے کرائیں۔ جس ملک میں قادیانی جماعت لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے گھر پر کلمہ طیبہ لگا کر سرعام کلمہ طیبہ کی توہین کریں تو شکایت کرنے والے مسلمان کے خلاف ایف آئی آر کاٹی جائے' جس ملک میں سودی نظام کو تحفظ دیا جائے' جس ملک میں پچاس سال سے نفاذ شریعت کے عمل کو رد کردیا جائے' اس ملک کے باسیوں کو یہ حق ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن عید میلاد النبیؐ منائیں افسوس! اس سے زیادہ دیدہ دلیری اور کیا ہوگی؟

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہ ہے کہ اس ملک میں قادیانیت کی تبلیغ بند ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا داخلہ نہ ہو' قادیانیت کی تبلیغ کرنے والوں کو جیل میں ڈالا جائے۔ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف چھپنے والی کتاب پر پابندی ہو۔ قادیانی لٹریچر چھاپنے کی اجازت نہ ہو۔ جس خطے میں قادیانی تبلیغ کرتے ہوئے پائے جائیں اس خطے میں قادیانی کی رہائش کا اجازت نامہ منسوخ کردیا جائے۔ حساس اداروں سے قادیانیوں کو برطرف کردیا جائے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن پاکستان کے وفادار کیسے ہوسکتے؟ پاسپورٹ' شناختی کارڈ پر قادیانی کا لفظ جلی حروف سے لکھا جائے' اگر یہ نہیں ہوتا تو ہم مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے سوا اور کچھ نہیں کررہے۔

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

۲۶ جولائی کو بیلجئیم میں اور ۲۷ جولائی کو جرمنی میں کانفرنس کے بعد اب برمنگھم میں ۱۰ اگست کو بارہویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس سلسلے میں تیاریاں عروج پر ہیں۔ حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اکرم' مولانا منظور احمد الحسینی' مفتی مقبول احمد' مولانا مفتی محمد اسلم' مولانا عبیدالرحمٰن' مولانا عبدالرشید ربانی' مولانا سلیم احرار' حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا وغیرہ ملک بھر کا دورہ کرکے مسلمانوں کو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے آمادہ کررہے ہیں۔ اس سال جمعیت علماء ہند کے امیر مولانا سید محمد اسعد مدنی' دارالعلوم دیوبند کے استاد الحدیث حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری' امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' تحفہ قادیانیت کے مؤلف حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب' جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن' مولانا عبدالغفور حیدری' مولانا ابرار احمد' مولانا سیف الرحمٰن' مولانا زاہد الراشدی' مولانا اقبال اللہ' مولانا احسان اللہ ہزاروی' مولانا محمد طیب نقشبندی' مولانا قاری عمر خطاب' شریعت کونسل کے قاری اللہ داد' حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص مولانا عبدالمجید اور دیگر علماء کرام شرکت کریں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں' احباب سے درخواست ہے کہ کانفرنس میں بھرپور شرکت کریں' جرمنی اور بیلجئیم کی کانفرنس کے انعقاد پر مولانا مشتاق الرحمٰن صاحب اور قاری عبدالمجید صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

پی آئی اے کی انتظامیہ کی توجہ کے لئے

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے پی آئی اے کے چیئرمین جناب شاہد خاقان عباسی سے ملاقات کی اور ان کو پی آئی اے میں قادیانیوں کی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ کئی سال سے پی آئی اے میں قادیانی افسران کھلے عام قادیانیت کی تبلیغ کررہے ہیں۔ تبسم منہاس نامی شخص قادیانیت کا لٹریچر دوسرے ممالک فری پہنچاتا ہے۔ چیف پائلٹ قادیانی' مسلمان پائلٹ کے تقرری راہ میں رکاوٹیں ڈالتا ہے' پی آئی اے میں بھرتی کرنے والے ادارے قادیانیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ جدہ میں قادیانی افسر کو منیجر ایڈ[illegible] کی حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے یہ سب کچھ آئین کے خلاف ہو رہا ہے۔ چیئرمین نے وعدہ کیا کہ وہ اس سلسلے میں تحقیقات کرائیں گے ہمیں امید ہے کہ پی آئی اے کے چیئرمین صاحب نے جس طرح پی آئی اے کے دیگر شعبوں کی اصلاح کی ہے اس مسئلہ پر بھی سنجیدگی سے غور کریں گے اور آئندہ قومی ادارے میں اس قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوں گی۔

السید انور شاہ کشمیریؒ

ختمِ نبوّت کا مفہوم

انبیاء گزشتہ کے ذکر سے زیادہ اہم بعد میں آنے والا انبیاء کا تذکرہ تھا' کیونکہ سابقین پر تو محض ایمان بھی کافی ہے خواہ ان کی تعداد کچھ ہی ہو' مگر بعد میں آنے والوں سے تو اس امت کو معاملہ' ایمان درپیش تھا' کتنی عجیب بات ہے کہ قرآن کریم انبیاء سابقین کا تذکرہ تو بار بار کرتا ہے' لیکن بعد میں آنے والے کسی نبی کی طرف ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ تک نہیں' اسی طرح ذخیرہ احادیث میں جو دو صد احادیث ختم نبوت کے موضوع میں وارد ہیں اور جو اس قدر مشہور اور متواتر ہیں کہ آغاز اسلام سے لے کر آج تک بر سر منبر کھلے بندوں اور علی الاعلان تمام لوگوں کو سنائی جاتی رہی ہیں' ان میں بھی کسی قسم کی نبوت کے جاری رہنے کی طرف اشارہ نہیں!!!

دلائل ختم نبوت کی ایک اور قسم وہ ہے' جو مندرجہ ذیل نوعیت کی آیات میں ہے :

وما ارسلنا من قبلک من رسول (النساء:۲۵)

وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی (الحج:۵۲)

وما ارسلنا قبلک من المرسلین (الفرقان:۲۰)

جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل رسول بھیجنے کا ذکر ہے بعد میں نہیں اس قسم کی آیات بھی دلیل ختم نبوت ہیں' جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی پیروی کرنے اور اس کے غیر کی پیروی نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے مثلاً

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء (الاعراف:۳)

صاف بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت مقدر ہوتی اور اس کے انکار پر کفر کا فتویٰ جاری ہوتا تو یقیناً" خدا تعالیٰ کی جانب سے واضح وصیت ہوتی کہ دیکھو! بعد میں بھی انبیاء آئیں گے' ایسا نہ ہو کہ اس وقت ان پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤ۔ ظاہر ہے کہ انبیاء گزشتہ کے ذکر سے زیادہ اہم بعد میں آنے والا انبیاء کا تذکرہ تھا' کیونکہ سابقین پر تو محض ایمان بھی کافی ہے خواہ ان کی تعداد کچھ ہی ہو' مگر بعد میں آنے والوں سے تو اس امت کو معاملہ ایمان درپیش تھا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ قرآن کریم انبیاء سابقین کا تذکرہ تو بار بار کرتا ہے' لیکن بعد میں آنے والے کسی نبی کی طرف ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ تک نہیں کرتا۔ چلئے یہ بھی نہ سہی' اس سے کم کیا ہوگا کہ رسولوں پر ایمان لانے کے سلسلے میں "من قبل" کی قید ہی کو حذف کر دیا جاتا' کیونکہ اگر بعد میں بھی رسولوں کی آمد باقی تھی تو ظاہر ہے کہ یہ قید بے موقع اور موجب مغالطہ تھی۔ اس نوع کی آیات جن میں "من قبل" کی قید لگا کر بعد میں آنے والے رسولوں کی نفی کر دی گئی ہے' بتیس ہیں۔

پس ایک طرف اس قدر آیات "بینات" جو عقیدہ ختم نبوت پر مبنی اور اس مقصد کی خبر دیتی ہیں اور ناظرین نے جن کی تعداد ایک صد تک پہنچادی ہے نازل کرنا اور دوسری طرف زمانہ مابعد کی جانب کوئی اشارہ و التفات نہ کرنا منشائے خداوندی اور مطمح نظر الٰہی کا پتہ دیتا ہے کہ زمانہ مابعد میں کسی قسم کی کوئی نبوت باقی نہیں ہے۔ زمانہ مابعد کی نبوت اور وحی نبوت کا قرآن میں کہیں نام و نشان نظر نہیں آتا بلکہ وہ یکسر گم اور ناپید ہے۔ ورنہ اگر نبوت کی کوئی قسم باقی رہتی تو ناممکن تھا کہ قرآن نہ صرف اسے چھوڑ جاتا بلکہ ہر جگہ "من قبل" کی قید لگا کر اس کی نفی کرتا جاتا' کیونکہ یہ طریق بندوں کی ہدایت و راہنمائی کا طریق نہیں ہے۔

اور اسی طرح ذخیرہ احادیث میں جو دو صد احادیث ختم نبوت کے موضوع میں وارد ہیں اور جو اس قدر مشہور اور متواتر ہیں کہ آغاز اسلام سے لے کر آج تک بر سر منبر کھلے بندوں اور علی الاعلان تمام لوگوں کو سنائی جاتی رہی ہیں' ان میں بھی کسی قسم کی نبوت کے جاری رہنے کی طرف اشارہ نہیں۔ ان میں بعض احادیث میں تو واضح الفاظ میں ختم نبوت کا اعلان کیا گیا ہے مثلاً **(انا خاتم النبیین لا نبی بعدی)** اور بعض علی الخصوص غیر تشریعی نبوت کے انقطاع میں وارد ہیں' مثلاً" بخاری و مسلم اور مسند احمد وغیرہ کی حدیث جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"بنو اسرائیل کی سیاست و قیادت انبیاء علیہم السلام کے سپرد تھی۔ جب ایک نبی کا انتقال ہو جاتا' اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا اور میرے بعد اب کوئی نہیں ہوگا۔" (مشکوٰۃ ص ۳۲۰)

یہ حدیث دو وجہ سے غیر تشریعی نبوت کے خاتمے کی دلیل ہے' اول یہ کہ یہ انبیاء بنی

باقی صفحہ ۹ پر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے امراض کا اقرار

شیخ عبدالرحمان مصری کی خدمت میں

راقم الحروف کا ایک مختصر سا مضمون "مرزا غلام احمد قادیانی کے سات دن" کے عنوان سے ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک (جولائی ۱۹۷۵ء) میں شائع ہوا تھا' جس میں مرزا غلام احمد صاحب کی ایک عبارت پر چند سوالات اٹھائے گئے تھے' اس کے جواب میں لاہوری جماعت کے رکن رکین جناب شیخ عبدالرحمان مصری نے لاہوری مرزائیوں کے ہفت روزہ "پیغام صلح" لاہور کی چھ قسطوں میں ایک طویل مضمون رقم فرمایا ہے۔ جو ۱۳ اگست ۷۵ء کی اشاعت سے شروع ہو کر ۸ اکتوبر ۷۵ء کی اشاعت پر ختم ہوتا ہے۔

میں جناب مصری صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میری معروضات پر توجہ فرمائی' تاہم مجھے شکایت ہے کہ میرے سوالات کو ٹھیک سمجھ کر ان سے عہدہ برا ہونے کی کوشش نہیں فرمائی۔

یہاں میں صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں۔ میں نے اپنے مضمون کے آغاز میں لکھا تھا :

"مرزا غلام احمد قادیانی' مراق اور ذیابیطس کے مریض تھے' اور یہ دونوں مرض ان کو دعوائے نبوت و مسیحیت کے انعام میں ملے تھے۔"

اس پر مصری صاحب خفا ہو کر فرماتے ہیں:

"مولوی صاحب موصوف (راقم الحروف) نے اپنے مندرجہ بالا بیان میں دو صریح غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے حضرت اقدس المسیح الموعود کی طرف مراق کی مرض منسوب کی ہے اور دوسرے حضور کی طرف دعوائے نبوت منسوب کیا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں غلط اور مبنی بر افتراء ہیں۔" (پیغام صلح ص ۲۰۶ اگست ۷۵ء)

حالانکہ اگر یہ دونوں باتیں غلط اور مبنی بر افتراء ہیں تو اس غلط گوئی اور افتراء پردازی کا الزام خود مصری صاحب کے "حضرت اقدس" اور اس کے حواریوں پر عائد ہو سکتا ہے نا کہ مجھ غریب ناقل پر۔ کیونکہ راقم الحروف نے تو جو کچھ لکھا ہے۔ بحیثیت ناقل کے لکھا ہے' مشہور ہے کہ نقل کفر کفر نباشد۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی جانب مراق کی نسبت کرنا غلط نہیں۔ امید ہے مصری صاحب مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرما کر غلط گوئی اور افتراء پردازی کا فتویٰ متعلقہ افراد پر صادر فرمائیں گے۔

(۱) مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی' سو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں' ایک اوپر کے دھڑ کی یعنی مراق' اور کثرت بول۔" (مرزا صاحب کا ارشاد مندرجہ تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء بدر ۲ جون ۱۹۰۶ء)

(۲) دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں' تاہم مصروفیت کا یہ حال ہے کہ بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں' حالانکہ زیادہ جاگنے سے "مراق کی بیماری" ترقی کرتی ہے' دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا۔" (کتاب منظور الٰہی ص ۳۲۸)

(۳) مرزا بشیر احمد ایم اے نقل کرتے ہیں:

"حضرت خلیفۃ المسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) سے فرمایا کہ حضور! غلام نبی کو مراق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے۔ اور مجھ کو بھی ہے۔" (سیرۃ المہدی ص ۳۰۴ ج۔ ۳)

(۴) نیز مرزا بشیر احمد صاحب موصوف اپنے ماموں ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کی شہادت نقل کرتے ہیں کہ:

"میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے' بعض دفعہ آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔" (سیرۃ المہدی ص ۵۵ ج۔ ۲)

(۵) ڈاکٹر شاہ نواز صاحب لکھتے ہیں:

"کیوں مصری صاحب! حضور نے واقعی فرمایا تھا کہ مسیح آسمان سے اترے گا؟ یا یہ بھی مرزا صاحب کا مراق تھا۔"

"واضح ہوا کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً" دوران سر' درد سر' کمی خواب' تشنج دل' بدہضمی' اسہال' کثرت پیشاب اور مراق کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری

تھا۔" (ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

(۲) نیز ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

" جب خاندانی سے اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا' چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔" (ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

ان چھ شہادتوں میں چار خود مرزا غلام احمد صاحب کی ہیں اور دو ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی کی' اب مصری صاحب انصاف فرمائیں کہ مرزا صاحب کی طرف مرض مراق کا انتساب کرکے غلط گوئی اور افتراء پردازی سے کس نے کام لیا ہے؟

چوں بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

اب رہی بحث دوسرے اہتمام کی۔ جناب مصری صاحب نے مرزا صاحب کی جانب دعوئے نبوت کے انتساب کو بھی افتراء پردازی قرار دیا ہے' جواباً گزارش ہے کہ اگر یہ افتراء ہے تو یہ کار خیر بھی قادیان میں ہی انجام دیا گیا ہے۔ راقم الحروف کی حیثیت یہاں بھی ناقل محض کی ہے۔

جناب شیخ عبدالرحمان مصری صاحب کو شاید یاد ہوگا کہ جب وہ ہندو مذہب ترک کرکے مرزا غلام احمد کی مسیحیت کے حلقہ بگوش ہوئے تھے اس وقت انہوں نے مرزا محمود احمد صاحب "خلیفۃ المسیح ثانی" کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کا نہ صرف اقرار و اعتراف ہی کیا تھا بلکہ اپنی عمر عزیز کا بہترین حصہ انہوں نے مرزا صاحب کی نبوت کی پرجوش تبلیغ میں صرف کیا۔ بالآخر جب خلیفہ محمود احمد صاحب کا دست ناز مصری صاحب کی دامن عصمت تک پہنچا اور وہ اپنے "خلیفہ صاحب" کے حق میں یہ عدالتی بیان دینے پر مجبور ہوئے کہ:

"موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے' یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے' اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطور ایجنٹ رکھا ہوا ہے' ان کا ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے' اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے' جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں' اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔"

(فتح حق ص ۴۱ مولفہ جناب ممتاز احمد فاروقی مطبوعہ ۱۹۶۵ء)

اس وقت سے وہ قادیان کے آسمان سے گر کر لاہور کے کھجور میں آ اٹکے۔ کیا میں جناب مصری صاحب سے دریافت کرسکتا ہوں کہ اگر مرزا غلام احمد کی جانب دعوائے نبوت کو منسوب کرنا غلط افتراء ہے تو آنجناب بقائمی ہوش و حواس یہ دعوائے علم و فضل سالہا سال تک افتراء پردازی کا یہ مقدس فریضہ کیوں انجام دیتے رہے؟ کیا آنجناب اس وقت خوف خدا اور محاسبہ آخرت سے عاری تھے؟

نیز کیا مصری صاحب اس عقدہ کو حل فرمائیں گے مرزا محمود احمد صاحب کے بارے میں آپ نے عدالت میں جو حلفیہ بیان داخل کیا تھا اس میں اگر کچھ قصور تھا تو آپ کے مدعی علیہ کا تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے آخر کیا قصور کیا تھا کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی نبوت باطل ہوگئی اور اس واقعہ کے بعد ان کی نبوت سے دست کش ہوگئے؟ یہ آخر کس شریعت کا مسئلہ ہے کہ بیٹا زنا کرے تو اس سے باپ کی نبوت محدثیت میں تبدیل ہو جاتی ہے' اور وہ نبی کی بجائے مجدد بن جاتا ہے؟

نیز جناب مصری صاحب سے یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب کی حالت کسی دوسرے سے پوشیدہ ہو تو ہو مگر آپ تو خود صاحب واقعہ ہیں۔ آپ نے اپنے مقدس خلیفہ کے بارے میں عدالت میں تحریری بیان دیا تھا کہ:

"موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے' یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے الخ" یہ بیان صحیح تھا یا غلط؟ یہ مبنی بر واقعہ تھا یا مبنی بر افتراء؟ اگر یہ بیان غلط اور افتراء تھا تو خود ہی انصاف سے کہئے کہ جس شخص نے اپنے امام اور خلیفۃ المسیح پر دنیا کی سب سے گندی تہمت دھری ہو تو اس سے بڑا مفتری کون ہوگا؟...... اور اگر یہ بیان صحیح واقعات پر مبنی تھا تو اس سے بڑا شخص مفتری کون ہے جس نے اس قماش کے آدمی کو "پنج تن پاک" میں شامل کرتے ہوئے یہ کہا ہو۔

یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

مصری صاحب! ایک طرف ان الہامات کو رکھئے جو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے پیارے بیٹے مرزا محمود صاحب کے حق میں ارشاد فرمائے' اور دوسری طرف ان واقعات کو رکھئے جو مرزا صاحب کے پیارے بیٹے کی جانب سے آپ پر اور مولوی عبدالکریم مباہلہ پر گزرے' جن کے آپ خود زندہ شاہد موجود ہیں۔ اور جن کی وجہ سے آپ نے عدالت میں مرزا صاحب کے بارے میں سنگین ریمارکس دیئے۔ ان دونوں کی روشنی میں فیصلہ کیجئے کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی مامور من اللہ تصور کیا جاسکتا ہے؟ باپ اپنے بیٹے کو "یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے" کا تمغۂ فضیلت عطا کرتا ہے اور بیٹا۔ بقول آپ کے تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ فرمایئے کہ اس کے بعد بھی باپ کو وماینطق عن الھوی سمجھتے رہنے کا آپ کے پاس کیا جواز ہے؟ ہمارا موقف یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد سچا ہی تھا تو یقیناً" اس کا الہامی بیٹا مرزا محمود بھی سچا ہے۔ اور اس پر تہمتیں لگانے والے (مصری وغیرہ) بلاشبہ مفتری ہیں۔ اور اگر مصری صاحب اپنے عائد کردہ الزامات میں سچے ہیں' اور مرزا

محمود صاحب کی وہی پوزیشن جو مصری صاحب کے بیان میں ذکر کی گئی ہے تو پھر مرزا غلام احمد صاحب کے الہامات کے غلط اور ان کے مفتری ہونے میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔

گزشتہ سطور میں واضح ہوا ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے دعوائے مسیحیت و نبوت کا اقرار مصری صاحب کو بھی ایک طویل مدت تک رہا ہے۔ اور غالباً" مصری صاحب کو صرف مرزا محمود احمد صاحب کے اعمال و افعال (بقول مصری صاحب کے) نے مرزا غلام احمد کی نبوت سے برگشتہ کیا ہے۔

اگر خدانخواستہ انہیں مرزا محمود احمد صاحب سے رنجش نہ ہو جاتی تو وہ آج بھی مرزا صاحب کی نبوت کے سب سے بڑے پرچارک ہوتے۔

لیکن صد حیف! کہ آج وہ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مصداق مسلمانوں کو یہ طعنہ دیتے کہ یہ لوگ خواہ مخواہ "حضرت صاحب" کی طرف دعوائے نبوت کو منسوب کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں مصری صاحب یا لاہوری جماعت کے کسی ممبر کو اس امر میں اختلاف نہیں' نہ کسی عاقل کو ہو سکتا ہے' کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوائے کیا' اختلاف اس میں ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت کس نوعیت کی تھی' ظلی تھی یا اصلی؟ جعلی تھی یا حقیقی؟ اب اگر راقم الحروف نے مرزا صاحب کی نبوت کی نوعیت متعین کرکے یہ کہا ہوتا کہ مرزا صاحب نے فلاں قسم کی نبوت کا دعوی کیا تھا۔ تو مصری صاحب کو اس پر اعتراض کرنے کا کسی درجہ میں حق حاصل تھا؟ مگر میں نے تو صرف مرزا صاحب کی نبوت کا ذکر کیا تھا' اگر مرزا صاحب کی جانب نبوت کا منسوب کرنا ہی (خواہ اس کی نوعیت کچھ بھی ہو) افتراء ہے تو اس افتراء پردازی کی ذمہ داری بھی مرزا غلام احمد صاحب پر عائد ہوتی ہے' انہوں نے سینکڑوں جگہوں اپنی نبوت کا ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا ہے۔ اس لئے اگر میں مصری صاحب کی زبان میں مرزا غلام احمد صاحب کو چودھویں صدی کا سب سے بڑا مفتری کہوں تو کیا یہ بے جا بات ہوگی؟

آخر یہ کیا منطق ہے کہ اگر مرزا صاحب اعلان کریں کہ "ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) تو وہ تو مصری صاحب کے "حضرت اقدس المسیح الموعود" بن جائیں' اور اگر یہی لفظ محمد یوسف لدھیانوی دہرادے کہ مرزا صاحب نے رسالت و نبوت کا دعوی کیا ہے تو وہ مصری صاحب کے نزدیک غلط گو اور مفتری کہلائے؟

میں یہاں یہ بحث نہیں اٹھانا چاہتا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے جس نبوت کا دعوی کیا ہے وہ صرف محدثیت بھی نبوت کے اوصاف و لوازم اپنے ساتھ رکھتی ہے؟ اس پر بہت سی بحثیں ہو چکی ہیں۔ تاہم ان سے گفتگو کرنے کو تیار ہوں۔ میرا دعوی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس نوعیت کی نبوت کا دعوی کیا جو نوعیت دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت کی ہے۔

اس سلسلہ میں سردست شیخ عبدالرحمان صاحب کو مشورہ دوں گا کہ وہ اپنی تحریر مندرجہ ذیل بغور پڑھیں۔

"میں حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا احمدی ہوں' میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا۔ اور کرتا ہوں جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفس نبوت میں نہ اس وقت کوئی فرق کرتا تھا' اب کرتا ہوں لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے' بعد میں حضور کی کتب میں یہ الفاظ جن معنوں میں میں نے استعمال ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ وہ میرے عقیدے کے منافی نہیں۔ ان معنوں میں میں اب بھی حضور کو علی سبیل المجازی نبی سمجھتا ہوں یعنی شریعت جدیدہ کے بغیر نبی اور نبی کریم کے اتباع کی بدولت اور حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی۔ میرے اس عقیدے کی بنیاد حضرت مسیح موعود تقاریر اور تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا۔"

آخر میں شیخ عبدالرحمان مصری صاحب سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ مرزا غلام احمد صاحب کے "مراق اور نبوت" آنکھیں بند کرکے لوگوں پر مفتری مفتری کا فتوی دیئے جائیں تو یہ طرز عمل خود ان کے لئے کوئی اچھے تاثر پیدا نہیں کرے گا۔ کیونکہ ساری دنیا مرزا غلام احمد کی عقیدت میں اندھی بہری نہیں ہے۔

••

بقیہ : ختم نبوت کا مفہوم

اسرائیل' جو بنی اسرائیل کی سیاست و قیادت کرتے تھے' شریعت توراۃ پر عامل تھے' کوئی دوسری شریعت نہیں رکھتے تھے گویا غیر تشریعی نبی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اب میرے بعد اس قسم کے انبیاء بھی نہیں ہوں گے' اس سے معمولی سوچ سمجھ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس حدیث میں غیر تشریعی نبوت کے خاتمہ کو بیان فرمایا گیا ہے۔ اب اگر کسی قسم کی نبوت اس امت میں جاری ہوتی تو لامحالہ' حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر فرماتے۔

○

صالح عبداللہ........انڈیا

مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے قادیانیت کا شوشہ

ہندوستان میں اپنے تسلط اور اقتدار کو مستحکم کرنے اور مسلمانوں کی صفوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے انگریزوں نے آج سے سو سال پہلے جس قادیانیت کا شوشہ چھوڑا تھا مسلمان اسے پہلے ہی رد کر چکا ہے اور برصغیر میں ان کے لئے کوئی جگہ باقی نہیں رہ گئی ہے۔ آج وہ ایک طرح سے برطانیہ میں سمٹ کر رہ گئے ہیں لیکن برصغیر اور افریقی ممالک میں ان کی سرگرمیاں کسی نہ کسی شکل میں جاری ہیں۔ ادھر کچھ عرصے سے اپنے آقاؤں کی شہ پر ہندوستان کے دور دراز علاقوں میں قادیانیوں کی سرگرمیاں پھر تیز ہو گئی ہیں۔ جس طرح پچھلے دنوں قادیانیوں کو ہندوستان میں غیر مسلم قرار دیئے جانے کو لے کر کچھ مسلم علماء کی جانب سے کانفرنس منعقد کی گئی اور قادیانیوں کے خلاف ایک تحریک چھیڑنے کا اعلان کیا گیا اس کے جواب میں قادیانیوں کی جانب سے بھی ایک پریس کانفرنس منعقد کی گئی اور دیوبندی علماء پر لعن طعن کیا گیا۔ قومی پریس کے سامنے جس طرح ہندوستانی علماء کی بیجا زیادتیوں اور انہیں پاکستانی ایجنٹ قرار دینے کی کوشش کی گئی اس سے مسلمانوں میں ایک نیا مسئلہ چھڑ جانے اور اس میں ان عناصر کے کود پڑنے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے جو مسلمانوں کو کسی نہ کسی مسئلے میں الجھائے رکھنا چاہتے ہیں۔

آزادی کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کی یہ بدقسمتی رہی ہے کہ انہیں ایسے مسائل اور تنازعات میں الجھایا جاتا رہا جو دراصل مسئلہ ہوتے ہی نہیں اور ان مسائل میں الجھ کر جہاں ایک طرف مسلمانوں کی ساری قوت اور صلاحیت برباد ہوتی رہی تو دوسری طرف مسلم دشمن عناصر ان مسائل کو ہوا دینے اور مسلمانوں کے تئیں نفرت پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف رہے۔ شاہ بانوں کا معاملہ ہو یا یکساں سول کوڈ کا معاملہ ہو مسلمانوں کو ان تنازعات میں مبتلا کر کے یہی کوشش کی گئی کہ وہ تعلیمی، معاشی اور سماجی پسماندگی کی طرف دھیان نہ دے کر انہی مسائل میں الجھے رہیں۔ ابھی کچھ دن پہلے مسلمانوں کو بابری مسجد تنازعہ میں جس طرح الجھا کر رکھ دیا گیا اس کے نتیجے میں فرقہ پرستوں اور خود مسلم لیڈروں کا جو رویہ رہا وہ سب کے سامنے ہے۔ خدشہ اسی بات کا ہے کہ اگر قادیانیوں کے مسئلہ کو غیر دور اندیشی سے کام لے کر سڑکوں پر اچھالا گیا تو فرقہ پرست اور قومی پریس قادیانیوں کی حمایت میں میدان میں کود پڑیں گے جس سے مسلمانوں میں انتشار پھیل سکتا ہے۔

قادیانیت ایک برطانوی سازش

قادیانیت کس طرح وجود میں آئی اس کا تاریخی جائزہ لینا ضروری ہے۔ ہندوستان میں اپنا اقتدار جمانے کے بعد انگریزوں کو اس بات کا خدشہ تھا کہ علماء امت اور مجاہدین وطن عوام کو ان کے خلاف بھڑکا سکتے ہیں اس سلسلے میں انہیں اس بات کا بھی احساس تھا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی جیسے عالم نے انگریزی حکومت کے خلاف لوگوں میں جو جذبہ جہاد بھرا ہے وہ کسی وقت بھی ان کی خرمن اقتدار کو جلا کر راکھ کر سکتا ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جدوجہد آزادی اسی کا نتیجہ تھی۔ اگرچہ مسلمان مجاہدین آزادی کو ۱۸۵۷ء میں شکست سے دوچار ہونا پڑا لیکن انگریزوں کا بہیمانہ وسفاکانہ ظلم و تشدد بھی اس جذبہ کو سرد نہ کر سکا اور کسی نہ کسی طرح آزادی کی جدوجہد جاری رہی جس کا اندازہ خود انگریزوں کو بھی تھا۔ لہٰذا "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی کے تحت مسلمانوں میں انتشار پھیلانے کے لئے ایک "سرکاری نبی" بنانے کی اسکیم تیار کی گئی اور اس سلسلے میں مسلمانوں کا مزاج معلوم کرنے کے لئے ایک کمیشن ولیم ہنٹر کی سربراہی میں بھیجا گیا۔ اس کمیشن میں کچھ پادری بھی شامل ہوئے جنہوں نے اپنی اپنی رپورٹیں ۱۸۵۷ء میں لندن کی کانفرنس میں پیش کیں۔ ہنٹر نے اپنی رپورٹ میں کہا "مسلمانوں کا مذہبا" عقیدہ یہ ہے کہ وہ کسی غیر ملکی حکومت کے زیر سایہ نہیں رہ سکتے اور ان کے لئے غیر ملکی حکومت کے لئے جہاد کرنا ضروری ہے۔ جہاد کے اس تصور سے مسلمانوں میں ایک جوش اور ولولہ ہے............ ان کی یہ کیفیت کسی وقت بھی انہیں حکومت کو اکھاڑنے کے لئے ابھار سکتی ہے۔"

پادریوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا

"ہندوستان آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں اور روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے اگر اس مرحلے پر ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لئے تیار ہو کہ اپنے لئے ظلی نبی (نبی کا حواری) ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی......... لیکن اس مقصد کے لئے مسلمان عوام سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل ہے اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔"

اس اسکیم کے تحت چار لوگوں کے انٹرویو کئے گئے جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کو منتخب کیا گیا۔ مرزا قادیانی کی سرگرمیوں کا سرسری جائزہ لینے کے بعد یہ یقین اور پختہ ہو جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کی نبوت برطانوی سامراج کی ساختہ پرداختہ ہے اور برطانوی سرکار کی سرپرستی میں پروان چڑھی ہے۔ لیکن مسلم علماء اور عوام نے قادیانیت کو سختی سے روک دیا صرف گنے چنے مفاد پرست لوگ ہی اس تحریک کے دام فریب میں آسکے۔

آزادی کے بعد قادیانیوں کی تمام سرگرمیاں پاکستان تک ہی محدود ہو کر رہ گئیں لیکن بعد میں وہاں انہیں غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے تو ان کی تعداد بہت کم رہی اور ان کی سرگرمیاں بھی محدود رہیں۔ لیکن اب وہ برطانیہ کی سرپرستی میں وہاں اپنے مراکز اور ٹی وی کے پرائیویٹ چینل قائم کر کے افریقہ اور ایشیا کے دور دراز علاقوں کے غریب عوام کو گمراہ کرنے میں لگے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تقریباً ڈیڑھ سو مراکز قائم کر لئے ہیں اور مسلمانوں کو پھنسانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قادیانیت کے فتنہ کو دبانے کے لئے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ان علاقوں میں جہاں جہاں یہ اپنا قدم جمانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں مسلمانوں میں ایک بیداری کی لہر پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی تعلیمی اور مالی بدحالی کو دور کرنے کے لئے پروگرام چلائے جاتے' اسکول اور یتیم خانوں کا ایک جال بچھا دیا جاتا اور مسلمانوں میں عوامی بیداری اور سماجی بہبود کی تحریک چلانے کے لئے تمام مسلم تنظیمیں اجتماعی کوششیں کرتیں۔ کیونکہ یہ ایک ملی مسئلہ ہے اس کے خلاف ہنگامہ کھڑا کرنا اور حکومت ہند سے انہیں غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کرنا انہیں مضبوط کرنے کے مترادف ہے کیونکہ ردعمل کے طور پر جب قادیانی اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کے لئے دہائی دیں گے تو مسلم دشمن طاقتیں اور نیشنل پریس ان کی پشت پر کھڑا ہوا دکھائی دے گا۔

اس بات کا پہلے ہی خدشہ نظر آرہا تھا لہٰذا قادیانیوں کی طرف سے ردعمل کے طور پر ایک جوابی پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں انہوں نے جمیت العلماء کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف چلائی جانے والی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے ان کی طرف توجہ نہیں دی تو جس طرح انہیں پاکستان میں مارا جارہا ہے اسی طرح ہندوستان میں بھی مارا جانے لگے گا انہوں نے اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کی اور قانونی جواز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا آئین چونکہ سیکولر بنیاد پر قائم ہے اس لئے یہاں ہر فرقہ کے لوگوں کو رہنے کا حق ہے۔ اس سلسلے میں سب سے خطرناک بات یہ اٹھائی گئی کہ جمیت العلماء کی جانب سے قادیانیوں کی یہ تحریک پاکستان کی شہ پر شروع کی گئی ہے انہوں نے خود کو سچا ہندوستانی بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی۔ ایسی صورتحال میں جہاں ایک خاص طبقہ نے ملک میں ہونے والی تمام گڑبڑ میں پاکستان کا ہاتھ ہونے اور تمام ہندوستانی مسلمانوں کی حب الوطنی کو شک کی نگاہ سے دیکھنے کا فیشن بنالیا ہے اس سے معاملہ اور پیچیدہ ہوتا دکھائی دے رہا ہے اس معاملے کو جس طرح پریس نے اچھالنا شروع کیا ہے اس سے اسلام دشمن طاقتوں کو اور مدد ملے گی۔

علماء اور مسلم دانشوروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ قادیانیت کے فتنہ سے لڑنے کے لئے دور اندیشی سے کام لیں۔ قادیانیوں کا تو یہ مقصد ہی ہے کہ ہندوستان میں ان کا معاملہ گرم ہو کر موضوع بحث بن جائے تاکہ وہ ان عناصر کو اپنی حمایت میں اکٹھا کر کے طاقت حاصل کر سکیں جو اسلام یا مسلمانوں میں کیڑے نکالنے کے لئے موقع کے منتظر رہتے ہیں۔ لہٰذا کوشش اس بات کی ہونی چاہئے کہ ایسے عوامل کا پتہ لگایا جائے جو قادیانیوں کے ذریعہ بھولے بھالے اور غریب مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اس فتنہ سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ مسلم تنظیموں اور اداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کے لئے بھی تحریک چلائیں جو مسلم معاشرہ میں پھوڑے کی طرح پک رہے ہیں اور ان مسائل میں الجھ کر غریب اور غیر تعلیم یافتہ مسلمانوں میں ایک بددلی سی پائی جاتی ہے۔ مسلم معاشرہ میں کتنی یتیم و غریب لڑکیوں کی شادیاں نہیں ہو پا رہی ہیں نتیجے کے طور پر یتیم خانوں میں پرورش پانے والی سینکڑوں لڑکیاں غیر مسلم نوجوانوں سے شادیاں کرنے پر مجبور ہیں ایسی صورت میں قادیانیوں کے خلاف دہلی کے فائیو اسٹار ہوٹلوں میں پریس کانفرنس کرنے بڑے بڑے جلسے کرنے سے اتنا فائدہ نہیں ہو سکتا جتنا کہ مسلم معاشرہ میں سماجی بہبود کے لئے ایک بڑی تحریک چھیڑنے اور ان کا معیار زندگی بہتر بنانے اور انہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔

O

مرسلہ : مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمانؒ

قادیانیت ایک بے بنیاد مذہب

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

محترم بزرگو دوستو اور بھائیو!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے اور آپ حضرات نے اس اجتماع میں شرکت کر کے اپنی دینی غیرت کا ثبوت دیا اللہ پاک آپ حضرات کے اس آنے کو قبول فرمائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر اور بزرگوں کی کاوشوں اور محنتوں میں اللہ سب کو شریک فرمائے۔

اللہ پاک کا ہم پر بڑا کرم اور احسان ہے کہ ہمیں مسلمان بنایا نبی کریم ﷺ کے دامن کے ساتھ وابستہ کر دیا۔ یہ اللہ پاک کا ہم پر اتنا عظیم احسان اور کرم ہے کہ ہم اس کا جس قدر بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ ورنہ دوسری طرف قادیانیوں کو دیکھئے جنہوں نے مرزا قادیانی کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈال رکھا ہے وہ بھی تو ہماری طرح انسان ہیں لیکن اللہ پاک نے انہیں ہر عظیم نعمت سے محروم کر کے ایک ملعون، دجال اور کذاب کے دامن کے ساتھ وابستہ کر دیا۔

اور ابھی آپ نے بیان میں سنا کہ جب امام العصر حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے ایک قادیانی کو (بھاولپور میں) ہاتھ سے پکڑ کر یہ فرمایا تھا کہ اگر چاہو تو اس وقت مرزا قادیانی کو جہنم میں جلتا ہوا دکھادوں تو مان لو گے مگر اس بدبخت نے انکار کر دیا اور کہا میں سمجھوں گا کہ آپ نے مجھ پر جادو کر دیا ہے اور میری نظربندی کر دی ہے۔

بہرحال جب ایک انسان محروم القسمت ہوتا ہے۔ بدبخت ہو جاتا اور اس کی عقل مسخ ہو جاتی ہے تو اللہ پاک اس کو نبی کریم ﷺ کی غلامی سے دور کر دیتے ہیں۔

آپ سب اللہ پاک کا شکر ادا کریں کیونکہ اس نے آپ سب کو حضور ﷺ کی غلامی کا شرف عطا فرمایا ہے آپ ﷺ کی برکت سے ہم سب کی نجات ہو گی۔

اور جب آپ نے نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور آپ ﷺ کی ناموس کی حفاظت کے لئے یہ قربانی دی ہے یہ ایثار کیا ہے کہ (دور دور سے) ختم نبوت کے اجتماع میں شرکت کی ہے اب آئندہ بھی انشاء اللہ آپ سے یہی توقع ہے کہ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام کاموں میں شرکت کرتے رہیں گے۔

ابھی آپ حضرات نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ کارگزاری سنی کہ اللہ پاک نے ان کے وسیلے سے ہزاروں لوگوں کو جو ایمان کی دولت سے محروم ہو چکے تھے۔ ان کو دوبارہ ایمان کی دولت نصیب فرمائی مغربی افریقہ کے ملک مالی کا واقعہ آپ نے سنا کہ جہاں تیس ہزار سے لے کر چالیس ہزار تک لوگ مرتد ہو چکے تھے قادیانیت کے جال میں پھنس چکے تھے مرزا قادیانی ملعون کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو چکے تھے لیکن ہمارے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دو نوجوانوں نے وہاں جا کر ان لوگوں کو سمجھایا اور ان کو دوبارہ اسلام کی دعوت دی تو الحمدللہ ان کو بات سمجھ آگئی اور دوبارہ انہوں نے اسلام کو قبول کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔ (نعرہ ہائے تکبیر) یہ سب اللہ کا کرم ہے یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا عظیم کارنامہ ہے اور ان (نوجوانوں) کی نجات کے لئے یہی کافی ہے۔

حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اگر آپ کے ذریعے سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت نصیب ہو گئی ایک آدمی بھی تمہاری وجہ سے اسلام میں داخل ہو گیا اس کو نجات حاصل ہو گئی وہ جنت کے اندر چلا گیا تو فرمایا کہ تمہارے لئے یہ سرخ اونٹوں سے بہت ہی بہتر ہے گویا دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے تمہارے لئے بہتر ہے۔

اگر ایک شخص کسی کے ذریعہ سے ایمان لے آتا ہے مسلمان ہو جاتا ہے۔ دین کے حلقے میں داخل ہو جاتا ہے بس اس کی نجات کے لئے یہی کافی ہے۔ آپ سے بھی یہی توقع ہے کہ آپ اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہوں گے باقاعدہ تعاون کریں گے اور کانفرنسوں میں آنے کی کوشش کریں گے۔

تو انشاء اللہ اسلام اور اس کام کی برکت سے نبی کریم ﷺ کی برکت سے آپ کو دنیا اور آخرت کی سعادتیں اور برکتیں حاصل ہوں گی۔

اگر آپ کی کسی قادیانی سے جان پہچان ہے تو اس کو سمجھانے کی کوشش کریں اور بتلائیں کہ تم کس کے ساتھ وابستہ ہو چکے ہو اپنی خیر مناؤ اور اسلام کی طرف آجاؤ نجات کی طرف آجاؤ نبی کریم ﷺ کے دامن کے ساتھ وابستہ

ہو جاؤ۔ تو ہو سکتا ہے کہ آپ کے ذریعہ سے بھی کوئی قادیانی مسلمان ہو جائے۔ اگر آپ کے ذریعہ سے اس کو ایمان کی دولت نصیب ہو جائے تو آپ کے لئے دنیا اور آخرت کی کامیابی سرخروئی اور نجات کا ذریعہ بن جائے۔

بہر حال! آپ میں سے ہر شخص کو ختم نبوت کا مبلغ ہونا چاہئے ختم نبوت کی تبلیغ کرنی چاہئے یہ کام صرف ان نوجوانوں اور بزرگوں کا نہیں ہے۔ یہ ہر مسلمان کا کام ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ہر امتی کا یہ کام ہے۔

باقی آپ نے ابھی مرزا قادیانی کے متعلق باتیں سنیں مرزا قادیانی پرلے درجے کا بے حیاء انسان تھا جب انسان کے اندر حیاء نہ ہو تو جو چاہے وہ کرتا پھرے (اذا لم تستحی فاصنع ماشئت) بے حیاء باش و ہرچہ خواہی کن۔ جب آدمی بے حیاء ہو جاتا ہے تو جو چاہے وہ کرتا رہے۔

مرزا قادیانی نے پیش گوئیاں کی ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو یہ ثابت کر سکے کہ ہمارے پیغمبرؐ کی کوئی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی ہو۔

مگر اس بے حیاء قادیانی نے جتنی بھی پیش گوئیاں کیں اللہ تعالیٰ نے ان سب میں اس کو جھوٹا کیا مگر یہ بدبخت اپنے جھوٹ پر جما رہا اور اس کے ماننے والے بھی اس کے ساتھ جڑے رہے اور اس کے ساتھ چمٹے رہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سب کے بدبخت ہونے کی نشانی اور علامت نہیں تو اور کیا ہے؟

بے حیائی پر مجھے ایک واقعہ یاد آیا کہ ایک شخص طفیلی تھا اس کی عادت تھی کہ جب کھانے کا وقت آجاتا تو یہ شخص کھانے کی جگہ پہنچ جاتا اور وہ بن بلایا مہمان بن جاتا اور کھانے کے لئے بیٹھ جاتا تھا کھانے والوں نے ایک دن کہا کہ اس کا کیا کریں کہ اس کو شرم ہی نہیں ہے۔ بن بلائے مہمان بن جاتا ہے ایک دن انہوں نے سوچا کہ اس کا کچھ علاج کرنا چاہئے چنانچہ جب وہ آیا تو صاحب طعام نے اس کی مرمت کی اور خوب پٹائی کی اور زور سے کہا تجھے شرم نہیں آتی تو بڑا بے حیاء ہے روزانہ تو بن بلائے مہمان بن جاتا ہے جب اس نے خوب مار کھائی تو کہنے لگا ماشاء اللہ' ماشاء اللہ کیا کہنا آج تو آپ لوگوں نے میرے ابا جان کی یاد تازہ کر دی ہے اس لئے کہ میرے ابا جان بھی مجھے اسی طرح سے مار مار کر کھلایا کرتے تھے اس بے حیاء نے مار کھانے کے باوجود اس کو یہ عنوان دے دیا کہ مار کوئی بات نہیں ہے۔

تو یہ قادیانی مرزائی بھی پرلے درجے کے بے حیاء ہیں آپ نے سنا کہ جو کچھ اس بدبخت نے پیش گوئیاں کیں سب جھوٹی نکلیں لیکن اس کو پھر بھی حیاء نہیں آئی اس میں پھر بھی تاویلیں کرتا تھا دجل و فریب سے کام لیتا تھا۔

ہمیں اس پر ایک اور واقعہ یاد آیا ایک جوگی جس کے پاس لوگ جاتے تھے خصوصاً" بد عقیدہ قسم کے لوگ جا کر اس سے پوچھتے تھے کہ بتاؤ ہمارے گھر بیٹا ہو گا یا بیٹی ہو گی؟ اب وہ زبان سے کچھ نہیں کہتا تھا وہ ایک چھوٹے سے کاغذ پر یہ الفاظ لکھ دیتا تھا "بیٹا نہ بیٹی" اگر اس شخص کے گھر بیٹا ہو جاتا تو یہ جوگی کہتا کہ میں نے تو پہلے ہی لکھ دیا تھا کہ بیٹا!!! نہ بیٹی "نہ" بیٹی کے ساتھ لگا دیتا تھا۔ اگر بیٹی ہو جاتی تو وہ یہ کہتا تھا کہ میں نے تو لکھ دیا تھا کہ بیٹا نہ بیٹی لہٰذا میری بات پوری ہو گئی اور تمہارے گھر لڑکی پیدا ہوئی اور اگر کچھ نہ ہوتا تو کہہ دیتا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا بیٹا نہ بیٹی۔ اس قادیانی بدبخت کی پیش گوئیاں بھی اسی قسم کی تھیں۔ وہ جو کچھ بھی کہتا تھا اللہ پاک نے اس کو اس میں جھوٹا ثابت کیا اس کا جھوٹ لوگوں پر بھی واضح ہو گیا۔ لیکن مرزائی بدقسمت اور بے حیاء ہیں کہ اپنے بے حیاء جھوٹے سربراہ کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔

دوسری طرف آپ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے جتنے پیغمبرؑ حضرت آدم علیہ السلام سے حضور ﷺ تک بھیجے سب کے سب سچے تھے۔ سب کی پیش گوئیاں سچی تھیں حضور ﷺ کے زمانے میں ایرانی مجوسیوں نے رومیوں پر غلبہ حاصل کر لیا اس وقت مشرکین مکہ نے خوشیاں منائیں کیونکہ جس کے ساتھ انسان کا تعلق ہوتا ہے اسی کے ساتھ اس کا دل بھی ہوتا اور خوشیاں بھی وابستہ ہوتی ہیں اور میں یہ بات بھی کہہ دیتا ہوں کہ' الکفر ملت واحدہ تمام کفر ایک ہی ملت ہیں چونکہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں ان کی ہمدردیاں ہمیشہ کافروں کے ساتھ رہی ہیں جب بھی مسلمانوں کو کوئی حادثہ پیش آیا۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی مسلمانوں کو یا پوری دنیا میں تکلیف پہنچی انہوں نے ربوہ کے اندر چراغ جلائے خوشیاں منائیں اور مٹھائیاں تقسیم کیں ان کی یہ عادت رہی ہے (یاد رکھیں) کفر سب کے سب ہمیشہ ایک ہی ہوتے ہیں بہرحال میں عرض کر رہا تھا حضور ﷺ نے پیشگوئی فرمائی کہ کچھ سالوں میں رومی مجوسیوں پر غالب ہو جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور پیشگوئی سچی نکلی۔

تو حضرات! اللہ کا کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ کی ذات اقدس سے وابستہ کیا اور آپ کی غلامی ہمیں نصیب فرمائی دوسری طرف مرزائیوں کا گرو گھنٹال مرزا قادیانی ہے جو ملعون' خود اپنی ہی بددعاؤں کی وجہ سے اور اپنے اوپر لعنت لینے کی وجہ سے ملعون ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلت کی موت دی۔

اس امت کا سب سے بڑا فرعون ابوجہل گزرا ہے یہ اس امت کا فرعون موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون سے بڑھ کر تھا اس وقت کا فرعون جب غرق ہونے لگا اور موت اس کی

آنکھوں کے سامنے آئی اس وقت اس نے ایمان لانے کی کوشش کی اگرچہ اس وقت اس کا ایمان قابل قبول نہیں تھا لیکن اس امت کا فرعون جس وقت یہ موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ہوا اس وقت بھی اس نے اپنی فرعونیت کو نہیں چھوڑا۔ انصار مدینہ کے دو نوجوانوں نے غزوہ بدر کے موقعہ پر جب اس کو زخمی کردیا اور وہ مرنے کے قریب ہوا اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اس کا تلوار کے ساتھ سر قلم کرنے لگے اس وقت بھی وہ کیا کہتا ہے اس نے دو باتیں کیں جو دونوں تکبر اور فخر و غرور کی باتیں تھیں۔ (۱) کیونکہ انصار کے دو نوجوانوں نے اس کو زخمی کیا تھا اور موت کے کنارے تک پہنچادیا تھا یہ کہنے لگا مجھے اس کا افسوس نہیں کہ میں مر رہا ہوں لیکن اس کا افسوس ہے کہ دو انصاری نوجوانوں نے مجھے مارا ہے اپنی برادری قریش کے لوگ مجھے مارتے تو افسوس نہ ہوتا اس بدبخت نے اس وقت بھی تکبر نہیں چھوڑا اور دوسری بات اس نے یہ کی کہ میری گردن ذرا سینے کی طرف سے کاٹنے گا کہ مرنے کے بعد بھی میری گردن ذرا لمبی نظر آئے۔ وہ بدبخت بھی اپنی ہی بددعا کی وجہ سے آخر کار جہنم رسید ہوا اس نے بھی یہی کہا تھا! اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء اوائتنا بعذاب الیم○ (انفال ۳۲) (اے اللہ اگر یہ قرآن حق ہے اور تیری طرف سے نازل کیا ہوا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر بھیج) یہ بددعا اس نے اپنے لئے کی تھی چنانچہ یہی ہوا بدر کے میدان میں وہ دوسرے کافروں کے ساتھ ذلت کی موت مرا اور اپنی ہی بددعا کی وجہ سے ذلیل و رسوا ہوا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے یہی کچھ کیا اس نے اپنے لئے کتنی بددعائیں کی تھیں یہی آپ کو مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم سنا رہے تھے کہ اس نے اپنے آپ کو ہر حد سے بدتر قرار دیا اور اپنے آپ کو جتنی گالیاں ممکن ہو سکتی تھیں دیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ملعون قرار دیا۔

میں یہ عرض کررہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کرم اور اللہ تعالیٰ کی عنایت کہ اس نے ہمیں اسلام جیسی نعمت عطا فرمائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کے ساتھ وابستہ کیا ہے آپ سب سے یہی توقع ہے اور یہی درخواست ہے کہ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن کی حیثیت سے کام کریں اور جبکہ اس ملک کے اندر مرزائیوں کا مرکز منتقل ہوچکا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن اور یہ اکابر بزرگ انہوں نے تو یہ کیا کہ وہاں سے یہاں آئے اور یہاں پر ڈیرہ جما دیا اب آپ حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے کیونکہ اب آپ ہی کے ملک کا یہ مسئلہ بن گیا ہے الحمدللہ کسی درجہ میں پاکستان تو ان کے حملہ سے کچھ محفوظ ہوگیا ہے اگرچہ ان کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں اب بھی وہاں جاری ہیں مگر ان کا مرکز وہاں سے یہاں منتقل ہوچکا ہے اور اب انشاء اللہ ہم آپ کو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں کہ کبھی بھی مرزا طاہر اور اس کے مرزائی ساتھی اب پاکستان واپس جاکر اپنا مرکز قائم نہیں کرسکتے (مولانا مفتی احمد

باقی صفحہ ۱۷ پر

ڈاکٹر امان اللہ

اسلام اور آزادی

حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ کی نظر میں

اگر ایک قوم آزاد ہونا چاہتی ہے تو پہلے اسے اپنے من میں آزاد ہونا پڑے گا۔ پھر جس نوع کی آزادی اندر آئے گی اسی نوع کی باہر نمایاں ہوگی' اس لئے اسلام نے باہر آزادی کی فضاء پیدا کی تاکہ اسی جرات و بے باکی سے اس کی بیرونی آزادی بھی فضاء پر محیط ہوجائے اس طرح اسلام صرف رسمی آزادی کا داعی اور علمبردار نہیں بلکہ باطنی اور بنیادی آزادی و حریت کا منادی ہے جس نے رسمی اور معنوی دونوں قسم کی آزادیوں کا انسانوں کو سبق دیا ہے۔

آزادی کا مفہوم

اسلام آزادی کا سب سے بڑا حامی اور علمبردار ہی نہیں بلکہ وہی حقیقی جامع اور مکمل آزادی کا پیغام لے کر دنیا میں آیا ہے۔ اگر دنیا اسلام سے روشناس نہ ہوتی تو آزادی کا مفہوم ذہنوں اور اس کا عملی نقشہ آنکھوں میں نہ سما سکتا۔ کیونکہ عقل کی تگ و تاز کی حد تک آزادی کے معنی کوٹھی' بنگلہ' کیک' پیسٹری' کھیل تماشا' گانا بجانا' آلات لہو و لعب نفسانی عیش و نشاط ملکوں میں آمد و رفت ہوائی یا بری و بحری سیر سیاحت' پارٹی فیلنگ اور اس سے حریفوں کی شکست استعمار اور جوع الارض مخصوص مفادات کو سامنے رکھ کر وضع قانون اور قانونی داؤ پیچ کے پردوں میں اقوام و طبقات کو بے بس اور بے حق ٹھہرا دینے کے نہیں ہیں ورنہ غلامی اور غلام سازی کے لفظ کے لئے کوئی معنی باقی نہ رہیں گے بلکہ آزادی کے معنی حق و صداقت عدل و انصاف اور ایثار و رواداری کے سچے جذبات کے تحت بے بسوں کی بے بسی رفع کرنے ضعیفوں کو ابھارنے بے کسوں کو سہارا دینے ظالموں سے دبے ہوؤں کو اٹھا دینے اور حدود سے گزر کر ابھرے ہوؤں کو اتار دینے اور بالفاظ دیگر اونچ نیچ کا فرق اٹھا کر سب کو حقوق کے لحاظ سے مساوی سطح پر لے آنے کے ہیں تاکہ ضعیف مظلوم نہ بننے پائے اور قوی کو ظلم و زیادتی کا موقع نہ ملے پس آزادی کا حاصل بلا روک ٹوک پوری قوت و قدرت کے ساتھ ادائے حقوق نکل آتا ہے جس سے ظالم کے ہاتھ کٹ جائیں اور مظلوم کی بے دست و پائی ختم ہوجائے۔

آزادی رائے

اگر دیانتاً" ضمیر ایک بات کو حق مان رہا ہے تو اسے برملا اظہار کا حق دینا بھی اسلام ہی کی بلند حوصلہ فطرت کا کام تھا ضمیر کی آواز دل کی مخلصانہ رائے ایک اپیل ہے جو بند رہنے کے لئے دل میں نہیں ابھاری جاتی بلکہ کھلنے اور کھل کر سامنے آنے کے لئے اٹھائی جاتی ہے۔ کسی بری چیز کو حق نہیں دیا گیا کہ وہ ضمیر کی آواز اور سچے دل سے ابھری ہوئی رائے کے اظہار پر کوئی پابندی عائد کردے اس کی تصدیق و تکذیب کا حجت کے ساتھ ہر ایک کو اختیار ہے۔ لیکن اسے ابھرنے نہ دینے کا کسی کو حق نہیں۔

اگر رائے کو آزاد نہ کیا جاتا تو ضمیر کی آزادی کے کوئی معنی نہ تھے حد ہے کہ عام انسانی رائے پر پیغمبر کی رائے کو بھی رائے کی حیثیت سے اثر انداز ہونے کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریدہؓ کو ارشاد فرمایا کہ وہ حضرت مغیث سے نکاح کا تعلق منقطع نہ کریں۔ بریدہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ امر ہے یا مشورہ؟ فرمایا نہیں مشورہ و رائے ہے۔ عرض کیا تو میں آزاد ہوں' یہ رائے مانوں یا نہ مانوں اور بالآخر نہیں مانیں۔ ایک طرف پیغمبر کی رائے ہے جو خاتم النبیینؐ ہونے کے علاوہ افضل الناس بھی ہیں اور دوسری طرف ایک عورت کی رائے ہے جس کی جنس ناقص العقل شمار کی گئی ہے لیکن اسلام کی بخشی ہوئی آزادی رائے کا مقام اس حد تک بلند ہے کہ ایک عورت کی رائے پر پیغمبر کی رائے کسی ادنیٰ دباؤ ڈالنے کی مجاز نہیں ٹھہرائی گئی۔ بہرحال اسلام کی آزاد فطرت نے انسان کی آزادی کے لئے سب سے پہلے اس کے باطن کو آزادی بخشی ہے اس کی عقل اس کے ضمیر اور اس کی رائے کو آزاد رکھا ہے' اور اس پر کسی ایسے دباؤ کو گوارا نہیں کیا جو اس کے فطری ابھار اور تقاضوں کو پامال کردے ظاہر ہے کہ جو اسلام انسانی باطن پر نبوت اور معجزات یعنی فعل نبوی اور فعل خداوندی کے دباؤ کو بھی برداشت نہیں کرتا تاوقتیکہ انسانی ضمیر ہی کے رجحان اور اپنے ہی اندرونی دباؤ سے اسے واجب القبول نہ سمجھ لے تو وہی اسلام اسی انسانی ضمیر اور بشری باطن پر اینٹ پتھر کے دباؤ سونے چاندی اور زر و جواہر کی ڈھیریوں کے دباؤ' تیر و تفنگ اور بم و گیس کے دباؤ کسی رسمی قربانی یا ہنگامی اقتدار کے دباؤ کو کب گوارا اور برداشت کرسکتا ہے؟ اور تو

اور وہ خود اپنے کو بھی نہ تلوار کے زور سے کسی کے اندر اتارنا چاہتا ہے اور نہ کسی کو کسی قسم کے رسمی دباؤ سے اپنے اندر گھس آنے اور راز پڑنے کی اجازت دینا چاہتا ہے اس نے صاف اعلان کردیا کہ قولہ تعالیٰ **لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی** "دین میں زبردستی نہیں ہدایت یقیناً" گمراہی سے ممتاز ہوچکی ہے"۔ پیغمبر کو ہدایت دی گئی کہ **افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین** "سو کیا آپ لوگوں پر زبردستی کرسکتے ہیں کہ وہ ایمان لے ہی آویں" پس جو اسلام دین تک کے بارے میں دلوں اور ضمیروں کو آزادی بخش رہا ہے وہ رائے اور طبیعت کے اصل تقاضوں کو کب پابند اور غلام رکھنا پسند کرے گا پس سب سے پہلے اسلام نے اندرون انسان ہی میں آزادی کا دیا روشن کیا اور انسانی ضمیر' انسانی رائے اور انسان کے دل کی آواز کو دل میں ابھرنے اور ابھر کر باہر نکلنے میں آزادی دی۔

ظاہری آزادی باطنی آزادی کے تابع ہے

اگر ضمیر آزاد ہے تو اس کا بیرونی ماحول بھی آزاد ہو کر رہتا ہے بشرطیکہ ضمیر میں واقعی حریت و آزادی اتری ہوئی ہو اور وہ ضمیر کی آواز بنی ہوئی ہو لفظی ترجمانی نہ ہو جس میں کوئی حقیقت نہ ہو۔ پس آزادی ہو یا غلامی پہلے اندرون نفس میں آتی ہے پھر اس کا بیرون آزاد یا غلام بنتا ہے قرآن حکیم نے اس کی حقیقت واشگاف فرمادی کہ **ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم القرآن** "واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت میں تغیر نہیں فرماتے جب تک وہ لوگ خود اپنے نفوس کے اندرونی احوال کو نہیں بدل دیتے"۔

پس باہر آزادی جب ہی نمایاں ہوتی ہے جب اندر آچکی ہے باہر انقلاب جب ہی رونما ہوتا ہے جب اندر آلیتا ہے باہر غلامی اس وقت آتی ہے جب نفوس کے اندر سرایت کرچکی ہے۔

اگر ایک قوم آزاد ہونا چاہتی ہے تو پہلے اسے اپنے من میں آزاد ہوجانا پڑے گا پھر جس نوع کی آزادی اندر آئے گی اسی نوع کی باہر نمایاں ہوگی۔ اس لئے اسلام نے باہر آزادی کی فضا پیدا کرنے کے لئے پہلے اندرونی انسان میں آزادی اور جرات کی فضاء پیدا کی تاکہ اسی جرات و بے باکی سے اس کی بیرونی آزادی بھی فضاء پر محیط ہوجائے اور اس طرح اسلام صرف رسمی آزادی کا داعی اور علمبردار نہیں بلکہ باطنی اور بنیادی آزادی و حریت کا منادی ہے جس نے رسمی اور معنوی صورتی اور حقیقی دونوں قسم کی آزادیوں کا انسانوں کو سبق دیا ہے۔

ذلیل قسم کی غلامی

پس باطن میں تو اسلامی آزادی کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کا باطن اور ضمیر ہر ماسوا سے آزاد ہوکر حق کا پابند ہوجائے۔ ہر غیر اللہ کی حکمرانی اور قہرمانی سے آزاد ہو کر حق کی حکمرانی کے نیچے آجائے اگر یہ اختیار حق اور رد باطل ضمیر کا جوہر بن چکا ہے جو حقیقی آزادی کا ماحصل ہے تو ایسے ضمیر سے اسی قسم کی آزادی باہر بھی پھیلے گی۔ پرستاران حق کا غلبہ ہوجائے گا اور پرستاران باطل کی شکست' صدیقوں اور صالحوں کی روش پھیل جائیگی اور فرعونوں اور ہامانوں کے طور طریقے مسدود ہوجائیں گے۔

ذلیل قسم کی غلامی

لیکن اگر حق سے آزاد ہو کر نفس کی پیروی اور غیر اللہ کے دباؤ کے آثار سے دل اور ضمیر شکست کھاچکا ہے یعنی جو اپنے سے متاثر اور اپنی موت سے خود ہی خجل ہے گویا حق سے آزاد اور باطل کا غلام ہے (جو اسلامی آزادی کی ضد ہے) تو اس نوع کی آزادی غیر نمایاں ہوگی۔ فرعون و ہامان برسراقتدار ہونگے۔ صلحاء و صدیقین بے یارو مددگار بن جائیں گے۔ اور یہ آزادی یقیناً" عالم کی آزادی نہ ہوگی بلکہ بربادی ہوگی۔ جس کو احادیث نبویہ میں علامات (جن کا دوسرا نام فتن ہے جو اقوام عالم اور عالم کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتے ہیں) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب آنحضرت' سے حضرت جبرائیل علیہ اسلام نے علامات قیامت دریافت کیں تو آپ' نے فرمایا قیامت اور علم کی تباہی اسوقت قریب ہوگی جب باندی اپنی مالکہ کو جننے لگے یعنی لڑکیاں تک اپنی ماں پر حکومت کرنے لگیں جو لڑکوں سے کہیں زیادہ ماں کی مطیع ہوتی ہیں (یہ تباہی ہے معیشت منزلی کی) اور سیاست مدن یعنی ملکی معاملات کی بربادی کی صورت یہ ہے کہ تم دیکھو کہ ننگ پیرے ننگ سرے (ذلیل قسم کے لوگ) بکریاں چرانے والے اہیر یعنی کمینہ قسم کے لوگ اونچی بلڈنگوں میں شیخیاں مارنے لگیں۔ یعنی کمینے برسراقتدار آجائیں اور حکمت پسند شرعاً" جوتیاں چٹخاتے نظر آئیں۔ تو یہ اقتدار بظاہر آزادی ہوگا۔ مگر بنگاہ غور ذلیل قسم کی غلامی ہوگا جو غلامی حق کے بجائے غلامی نفس کی دلدل میں پھنسا کر انجام کار عام تباہی کی طرف ملتوں کو دھکیل دیگا۔

بہرحال اسلام کی نگاہ میں آزادی باطن کے معنی ضمیر کی آزادی عقل و خرد اور فہم کی و فکر کی آزادی ہے جس سے انسان بذات خود اپنے ضمیر کی آواز اٹھانے میں جری اور بے باک ہوجائے اور آزادی ظاہر کے معنی ضمیر کی اس آواز کے مطابق عملی اقدام میں ایسی جراءت وقوت پیدا ہوجائے گی۔ جو امر حق کے نافذ کرنے میں کسی پس وپیش کی شکار نہ ہو اور انسان کو نہ لومۃ لائم کی پرواہ رہے نہ نصیحت ناصح کی۔

صرف اسلام ہی آزادی کا علمبردار ہے

اس حقیقت کو سامنے رکھ کر ہم کہہ سکتے

ہیں کہ اسلام آزادی لیکر ہی نہیں آیا بلکہ آزادی کا مفہوم سمجھانے کے لئے بھی آیا ہے اسلام ظواہر ہی کو آزاد کرانے نہیں آیا بلکہ بواطن اور ضمائر کو بھی آزادی بخشنے کے لئے آیا ہے۔ اسلام نے آزادی کے معنی سمجھاتے ہوئے پہلے غلامی کے معنی سمجھائے ہیں کہ وہ نفس وشیطان کی پیروی کا ایک مختصر عنوان ہے خواہ کوئی فرد اس پیروی کا شکار ہو یا جماعت۔ پھر اس منفی پہلو سے آزادی کے معنی سمجھائے کہ وہ حق کی غلامی کا دوسرا نام ہے۔ پس اس نظریہ پر جو حق کا غلام ہوا وہی آزاد ہوا اور جو اس سے آزاد ہوا وہی غلام ہوا اس سے واضح ہوا کہ آزادی کے معنی اسلام میں شتر بے مہار ہونے کے نہیں بلکہ محبت وبرہان سے پابند حق بن جانے کے ہیں۔

آزادی کا معیار

آج کے دور میں کوئی بھی قوم یا ملک اگر آزاد ہو تو اس کی آزادی اور غلامی کا فیصلہ اسی اصول سے کیا جائے گا کہ اگر وہ آزادی کے بعد اپنے ضمیر کی سیدھی اور سچی آواز کے تحت حقوق واپس دلانے اور زور آور ظالم کے پنجہ استبداد کو توڑ کر اس سے غصب کردہ حقوق نکال لینے میں کوئی جھجک اور کوئی رکاوٹ سدراہ نہیں ہوتی تو وہ آزاد ہے ورنہ غلام ہے اگر اتفاق سے کسی غیر کا نہیں تو اپنے ذلیل نفس اور اس کی ہوا وہوس کا غلام ہے اور ظاہر ہے یہی اندرونی غلامی چند ہی دن میں بیرونی غلامی کو بھی اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اس لئے وہ ظاہری آزادی بھی دیرپا ثابت نہیں ہوتی۔ ہاں اگر آزاد شدہ ملک کا ضمیر آزاد ہے اور اس کے عدل ومساوات کا سچا جذبہ اور اس پاکیزہ جذبہ کے بے لاگ اقدامات کسی بیرونی دباؤ کو نہیں مانتے اور کسی ملامت سے متاثر نہیں ہوتے تا آنکہ اس راہ عدل ومساوات میں قومیت رنگ نسل وطن ہوس زر ہوائے اقتدار اور غلط قسم کا ماحول کوئی بھی اس کے جذبہ وعمل میں خلل انداز نہیں ہوتا تو وہ ملک آزاد اور وہ قوم آزادی سے بہرہ ور ہے اور بلاشبہ ضمیر کی یہ آزادی باہر کی آزادی کو زیادہ سے زیادہ ہمہ گیر اور زیادہ دیرپا بناتی رہے گی۔ پس حقیقی آزادی وہی ہوگی جس میں ظاہر وباطن یکساں طریق پر آزاد ہوں اس کے برعکس مقابلہ نہ ہو کہ ظاہر بظاہر آزاد ہو اور دلوں میں غلامی کا چور نقب زنی کر رہا ہو۔ یا زبانی حقیقی آزادی کی دعا میں رطب اللسان ہوں مگر دلوں میں اس کے برعکس جذبات کا طوفان بپا ہو۔

اسلامی آزادی کے آثار

اسلام بھی جامع آزادی لے کر دنیا میں آیا ہے اور جونہی اس نے آزادی کا یہ غلغلہ بلند کیا اور اس کی آواز پر پاک ضمیر انسانوں نے اپنے ضمیر کی آواز سے لبیک کہا وہیں پسماندہ ابھر پڑے پست بلند ہوگئے اور بلند نیچے کی طرف آ گئے غلام اور آقا میں فرق نہ رہا۔ یتیم بے کسی کا لبادہ اتار کر نازونعم کے خلعت جاں بخش میں آ گیا مظلوموں کی فریادیں عرش سے ٹکرانے لگیں۔ صنف نازک باندیوں سے حرہ ہوگئیں بے کس اور لاوارث دوسروں کے مورث بن گئے جنہیں سونے کے لئے فرش خاک بھی مشکل سے میسر آتا تھا وہ کتان کے رومال سے ناک صاف کرنے لگے اور جو خود مل کر اپنی خدمت کرنا بھی عار جانتے تھے وہ خادم خلق اللہ بن گئے غرض اسلام نے جو آزادی سے انقلاب برپا کیا۔ وہ اونچ نیچ اور من وتو کے امتیاز کا انقلاب نہ تھا بلکہ اونچ نیچ مٹانے اور من وتو کے قصے ختم کرنے کا انقلاب تھا جو اس کے بغیر ناممکن تھا کہ یہ امیر وغریب شاہ وگدا اور اونچ نیچ افراد بجائے ایک دوسرے کو دیکھنے کے سب مل کر کسی ایسی ذات کو دیکھنے لگیں جو ان سب سے بالا ہے اور اس طرح ان کا رخ ایک دوسرے کی طرف ہونے کی بجائے صرف اور صرف مرکز کی طرف ہو جائے جو واحد وقیوم ہے

○

بقیہ : بے بنیاد مذہب

الرحمان کی ان جملوں پر عوام نے نہایت پر جوش انداز سے نعرے لگائے)

گزشتہ دنوں میں حکومت نے بڑی کوششیں کیں اور رائے عامہ بھی ہموار کرنے کی کوشش کی اور کچھ اخبارات میں بھی اس قسم کی خبریں آنے لگیں کہ اب مرزا طاہر پھر دوبارہ یہاں پاکستان آکر اپنے مرکز کو دوبارہ قائم کرے گا اور مرزائی پھر اس ملک پر مسلط ہو جائیں گے۔ لیکن الحمدللہ وہاں کے غیور مسلمانوں نے یہ کہہ دیا کہ ہم قطعاً" مرزا طاہر کو یہاں نہیں آنے دیں گے اور جس دن وہ آئے گا ہم اپنی جان کی قربانی دے سکتے ہیں مگر اس کے منحوس قدم کو پاکستان کی سرزمین پر نہیں رکھنے دیں گے۔

جیسے کہ میں نے بتایا کہ ان کا مرکز وہاں سے یہاں برطانیہ منتقل ہو چکا ہے۔ اب یہاں کے مسلمانوں کی انگلینڈ کے مسلمانوں کی برطانیہ کے مسلمانوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں میں یہاں کے علماء کرام اور مسلمانوں سے یہی درخواست کروں گا کہ آپ یہاں پر زیادہ سے زیادہ اس کام کے لئے شب وروز محنت کریں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو نبی کریم ﷺ کی غلامی مرتے دم تک نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ (آمین)

ڈاکٹر محمد عمر فاروق شیخ......جامپوری

ماہ ربیع الاول کی مختصر تاریخ

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا رسولہ الکریم○

امام بعد

"ربیع الاول" میں لفظ ربیع کا معنی ہے "بہار" یعنی پہلی بہار' ربیع الاول اسلامی (قمری) سال کا تیسراوہ عظیم الشان مقدس ترین مہینہ ہے جس میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی' ذیل میں اختصار کے طور پر اس ماہ مقدس کے تاریخی لمحات و واقعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

○ یکم ربیع الاول دوشنبہ مدینہ منورہ سے نبی اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کے لئے روانہ ہوئے۔ نیز یکم ربیع الاول سن ۲۰ھ کو حضرت سیدہ زینب بنت جحش ام المومنینؓ کا انتقال ہوا۔

○ ۳ ربیع الاول میں حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بنت رسول اللہ ﷺ) کا نکاح سیدنا حضرت امام عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا

○ ۴۔ربیع الاول سن ۴ھ کو یہودی قبیلہ بنو نظیر (جو ابتداء ہی سے دین حنیف کا مخالف تھا) دربدر کیا گیا۔ نیز دور مصطفوی میں ۴ ربیع الاول ۳۶ھ کو سیدنا حضرت امام علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ سے کوفہ روانہ ہوئے اور دارالحکومت کی تبدیلی عمل میں آئی۔ اور اذان کی ابتداء بھی ۴ ربیع الاول سن ۱ھ بمطابق اکتوبر ۶۲۲ء کو ہوئی۔

○ ۵ ربیع الاول سن ۹ھ وفد بلوی' پورا وفد شرف بہ اسلام ہوا۔

○ ۷ ربیع الاول کو نبی اقدس ﷺ "قباء" میں رونق افروز ہوئے دوسری روایت کے مطابق ۸ ربیع الاول بروز پیر ۱۳ نبوی بمطابق ۲۲ ستمبر ۶۲۲ء۔

○ ۸ ربیع الاول کو مقام قباء میں پیغمبر اسلام ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔ نیز تکمیل ہجرت کے بعد اس مقام پر اسلام کی سب سے پہلی مسجد تعمیر کی گئی جس کا ذکر قرآن حکیم میں "تاسیس تقویٰ" سے موسوم ہے۔

○ ۹ تا ۱۱ ربیع الاول ۱۴ نبوی' سن ۱ ہجری مسجد قباء کی تعمیر جاری رہی بمطابق ۲۳ ستمبر تا ۲۶ ستمبر ۶۲۲ء آغاز تعمیر سن ۱ ہجری سے ہوا۔

○ ۹ ربیع الاول بروز پیر مستند روایات کے مطابق ۲۰ تا ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو ظہور قدسی ہوا۔

○ ۱۰ ربیع الاول سن ۱۱ ہجری بمطابق ۶ جون ۶۳۲ء کو خلیفہ اول و بلافصل سیدنا حضرت امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امامت نماز کا حکم ملا۔

○ ۱۲ ربیع الاول بروز جمعۃ المبارک قبیلہ بن سالم بن عوف تک دوران ہجرت پہنچتے پہنچتے جمعہ کی نماز کا وقت ہوگیا۔ نبی اقدس ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد پہلی نماز جمعہ اسی مقام پر ادا کی گئی۔ اس کے بعد یہ مسجد "مسجد الجمعہ" کے ہی نام سے منسوب ہوگئی۔ نیز اسی تاریخ کو نبی کریم ﷺ سن ۱ ہجری کو قباء سے مدینہ روانہ ہوئے۔

○ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز پیر بوقت چاشت "غم ہائے پیراں" حیات اقدس کے آخری لمحات (وصال) بمطابق ۷ جون ۶۳۲ء۔

○ ۱۲ مدینہ میں ورود مسعود یعنی تشریف آوری بھی بارہ ربیع الاول ۱ھ بروز جمعہ بمطابق ۲۷ ستمبر ۶۲۲ء کو ہوئی۔

○ ۱۳ ایک روایت کے مطابق واقعہ معراج اور نماز پنجگانہ کی فرضیت بھی تیرہ نبوی' ربیع الاول دوسرا قول ۱۰ نبوی' ربیع الاول کو واقع ہوئی' اسے علامہ منصور پوری نے رحمۃ للعالمین ص ۳۱ ج ۲ اختیار کیا گیا ہے دیگر اقوال کی تفصیل زاد المعاد ص ۴۹ ج ۲ پر دیکھی جاسکتی ہے' جبکہ مشہور قول ۲۷ شب رجب بروز پیر ۱۰ نبوی' بمطابق ۶۲۰ء ہے۔

○ سیدنا حضرت محمد ﷺ کی روضہ اقدس میں تدفین چودہ ربیع الاول ۱۱ھ بروز بدھ بوقت شب وفات نبوی' کے ۳۲ گھنٹے بعد بمطابق ۸ جون ۶۳۲ء کو عمل میں آئی۔ اسی دن مشیر رسول و وفادار رسول' سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بالاتفاق وباجماع امت امیرالمومنین خلیفہ اول وبلا فصل منتخب ہوئے اور دور صدیقی کا مبارک آغاز ہوا۔

ربیع الاول ۱۱ھ سے ربیع الاول ۱۴۱۸ھ تک:

کرہ ارض میں زندگی کی تپتی ہوئی ریت پر ابلیس انسانیت کی برہنہ پیٹھ پر مسلسل کوڑے برسا رہا ہے۔ انسانیت لب دم ہے مستقل گریہ و زاری سے اس کی آنکھیں نور کھو چکی ہیں' ابلیس کے کوڑے مسلسل جاری ہیں ہر کوڑا انسانیت کے جسم کی کھال کھینچ لیتا ہے' لیکن یہ اذیت اتنی روح فرسا نہیں ہے جتنی روح فرسا ابلیس کے قدموں میں بیٹھے انسان کی ہستی ہے جو انسانیت کے اس حال پر قہقہے لگا رہا ہے۔ انسانیت کے چہرے پر اذیت کے آثار نمایاں ہیں لیکن یہ

اذیت ان کوڑوں کی نہیں ہے جو شیطان مار رہا ہے۔ یہ اذیت اس دکھ کی ہے جس کا انسانیت کو احساس تک نہیں ہے کہ ابلیس کے قدموں میں سجدہ ریز ذات اس انسان کی ہے جس کے باپ کو ابلیس ملعون نے سجدہ کرنے سے انکار ہو رہا ہے' انسانیت کے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ایک دعا نکل کر رب کائنات کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے۔

اللہ رب العزت کی رحمت کا بے پایاں سمندر جوش میں آتا ہے اور حکم ربی ہوتا ہے اے ملائکو! جاؤ اور جاکر انسانیت اور کرہ ارض کے تمام مظلوموں کو یہ خوشخبری سنادو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے امتحان کے دن ختم کردیئے ہیں' رب ذوالجلال عنقریب اپنی رحمت کے در تمام عالموں کے لئے وا کرنے والے ہیں۔

میرے محترم بھائیو! دوستو اور بزرگو!

کائنات کا ذرہ ذرہ متجسس ہے کہ دیکھیں؟ رحمت خداوندی کی سعادت کس خطے اور کس قبیلے کے حصے میں آتی ہے

۵۷۱ء اپریل کا مہینہ بروز پیر مستند روایات کے مطابق مورخہ ۹ ربیع الاول (بمطابق ۲۰۔ ۲۲ اپریل واقعہ فیل کے ۹۳ یا ۹۴ دن بعد سن ا میلادی (ولادت) ۵۳ قبل ہجری) کی تاریخ ہے' موسم بہار کا جوبن دیدنی ہے۔ وہ ہر گل اور خار پر یکساں مہربان ہے آج شبنم کے رقص میں بھی بہار کے رقص کی طرح وجد کی کیفیت ہے یکایک ظلمت کدے کے عشرت کدے میں زلزلہ آجاتا ہے۔ تاریکی پناہ کی تلاش میں اس قدر بدحواس ہوتی ہے کہ روشنی کی آغوش میں جا بیٹھتی ہے۔ لشکر جہالت بھی قلعہ علم سے محاصرہ اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا ہے۔ ابلیس بھی اپنے وسوسوں کے کوڑے لئے پاتال کی عمیق گہرائیوں میں جا چھپا ہے۔ انسانیت جی اٹھی ہے قبیلہ زہرہ کے رئیس وہب بن عبد مناف کی ایک پاک باز بیٹی آمنہ زوجہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے حصے میں یہ سعادت آرہی ہے کہ اس کے بطن سے رحمت خداوندی کا نزول ہونے والا ہے تمام کے تمام جن و ملائک درود پڑھ رہے ہیں' کائنات کا ذرہ ذرہ مست ہے برسوں سے جاری انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے والی ہیں کہ آج۔

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیلؑ اور نوید مسیحاؑ

جس وقت نبی اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے دنیا میں پہلا سانس لیا عین اسی لمحے لات و منات اور ہبل سمیت تمام اصنام سنگ و طلائی شیبہ بن ہاشم کے فرزند ارجمند عبداللہ کے گھر کی سمت منہ کرکے سجدہ ریز ہوگئے۔ ضعیف عبدالمطلب جو اپنے جوان بیٹے عبداللہ کی ناگہانی موت سے دل شکستہ تھے ایک بار پھر دلشاد ہوگئے اور اس پرمسرت بہار میں نومولود کا نام انہوں نے "محمد" (ﷺ) رکھا جس کے معنی تعریف کیا گیا کے ہیں۔ دادا کی خواہش ہے کہ اس کے پوتے کی تعریف تمام عالم کرے نبی اقدس ﷺ کے شکم اطہر میں پہنچنے والی پہلی غذا والدہ ماجدہ کا شیر اطہر ہے مگر اہل عرب کے دستور کے مطابق آپ ﷺ کو بنی سعد سے تعلق رکھنے والی دائی حلیمہ سعدیہؓ کے سپرد کردیا جاتا ہے۔ چار برس بعد آپ (ﷺ) اپنی والدہ ماجدہ کے پاس آجاتے ہیں۔ دو سال کی رفاقت مادر کے بعد پرورش کی ذمہ داری دادا اٹھالیتے ہیں۔ دادا کی جدائی کے بعد آپ ﷺ کی پرورش کا مقدس فریضہ آپ کے چچا ابوطالب اٹھاتے ہیں وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ معصوم محمد ﷺ بن عبداللہ اب ایک خوبصورت اور وجیہہ جوان ہوچکا ہے اس نوجوان (ﷺ) میں خاص مقناطیسی کشش ہے جو بھی محمد ﷺ بن عبداللہ سے ایک بار مل لے وہ آپ ﷺ کا گرویدہ ہوجاتا ہے۔ اس نوجوان ﷺ کے لہجے میں جو حلاوت ہے اس کی مثال ممکن ہی نہیں۔

بے مثل بے مثال ہے محبوب کبریا
اک درجہ کمال ہے محبوب کبریا
خالق کائنات کی اس کائنات کا
سب سے حسین خیال ہے محبوب کبریا

میرے محترم بھائیو! دوستو اور بزرگو!

قریش میں اس نوجوان ﷺ کی صداقت و امانت داری اور پاکبازی کے حیرت انگیز قسم کے "چرچے" ہیں۔ بقول شخصے کہ اگر "اسود" سے بھی محمد ﷺ بن عبداللہ کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ بھی پکار اٹھے گا کہ محمد ﷺ بن عبداللہ سے بڑھ کر برگزیدہ ہستی کا ظہور تاہم کائنات میں نہیں ہوا۔ محمد ﷺ بن عبداللہ کی عمر مبارک ۲۵ برس ہوچکی ہے۔ اہل عرب کی صاحب ثروت و حسن و اخلاق سے مزین ایک انتہائی پاکبازہ بیوہ خدیجہ بنت خویلد محمد ﷺ بن عبداللہ کی بے پناہ خوبیوں کے باعث عقد کی آرزو مند ہیں۔ محمد ﷺ بن عبداللہ کا ہر عمل حکم خداوندی کا تابع ہے' قدرت خدیجہ بنت خویلد کو رسالت اور انسانیت کی خدمت کے لئے چن چکی ہے۔ پیغام عقد قبول ہوتا ہے اور ابوطالب' محمد ﷺ بن عبداللہ کا نکاح بیس اونٹوں کے عوض جو حق مہر ہے خدیجہؓ بنت خویلد سے پڑھاتے ہیں۔

جوں جوں عمر مبارک بڑھتی جاری ہے دنیا سے محمد ﷺ بن عبداللہ کا دل اچاٹ ہوتا جارہا ہے۔ قدرت انہیں غار حراء تک لے جاکر تربیت کررہی ہے کہ محمد ﷺ بن عبداللہ کو رحمۃ للعالمین بننا ہے عمر مبارک کے چالیسویں برس پروردگار عالم نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ محمد ﷺ بن عبداللہ کے حضور میں پہنچیں اور محمد ﷺ کو تعلیم دے کر نبوت کا پیغام دیں اور کہیں۔

اٹھو! میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو

باقی آئندہ

بازگشت

مولانا محمد اشرف کھوکھر

قسط نمبر۴

شمارہ نمبر ۴۵- مولانا عبیداللہ انورؒ کی وفات...... ایک قومی سانحہ (عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

شمارہ نمبر۴۶- ہیروئن کی اسمگلنگ تحقیقات صحیح نہج پر ہو (عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

شمارہ نمبر۴۷- مئی پاکستان دشمنوں کے نرغے میں (عبدالرحمٰن یعقوب باوا)

جلد نمبر۴ اداریے

شمارہ ۱- ہفت روزہ ختم نبوت کا چوتھا سال اور ہمارا عہد

شمارہ ۲- شہدائے ختم نبوت کو سلام'

○ قادیانیوں کی کھلی غنڈہ گردی

شمارہ ۳- ہیروئن کی اسمگلنگ میں ملوث قادیانیوں کو سزائے قید ○ یہ قانون پسندی ہے یا بغاوت

شمارہ ۴- کراچی کو چھوٹا لبنان کون بنائے گا؟

شمارہ ۵- تیل و گیس کا ادارہ تباہی کے کنارے پر

شمارہ ۶- حدیث رسول پر شیم شیم کے نعرے

○ آہ! شیخ الحدیث استاذ العلماء حضرت محمد عبداللہؒ صاحب

شمارہ ۷- ایک عظیم سانحہ

شمارہ ۸- مرتد کی شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ

شمارہ ۹- یوم آزادی کیا کھویا کیا پایا؟

شمارہ ۱۰- امریکن سی آئی اے کا نیا پروگرام ○ رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے یہ جاکے تھانے میں

شمارہ ۱۱- تکمیل دین کا مبارک دن

شمارہ ۱۲- ۷ ستمبر..... ایک یادگار دن

○ جناب صدر! قوم آپ سے جواب مانگتی ہے؟

شمارہ ۱۳- اقوام متحدہ کا منشور..... قادیانی چیخ و پکار

شمارہ ۱۴- شخصے کہ سوئے جہنم روانہ شد

شمارہ ۱۵- حکومتی اداروں کی مرتد نوازی

شمارہ ۱۶- ڈاکٹر سام..... مسلمانوں کا کیا لگتا ہے

شمارہ ۱۷- مرزا طاہر کی اشتعال انگیزی...... قانون کہاں ہے؟

شمارہ ۱۸- قادیانیوں کے خطرناک عزائم اور حکومت کا رویہ

شمارہ ۱۹- اصغر خان...... تحریک ہے استقلال نہیں

شمارہ ۲۰- اندرون سندھ قادیانی کمانڈوز کا انکشاف

شمارہ ۲۱- قادیانیوں کے حق میں اقوام متحدہ کی قرارداد اور ڈاکٹر محبوب الحق کا بیان

شمارہ ۲۲- مرزا طاہر قادیانی کا پاسپورٹ منسوخ کیا جائے

شمارہ ۲۳- لیاقت علی خان کا قتل...... پردہ اٹھتا ہے

شمارہ ۲۴- سوئٹزرلینڈ میں تین ہزار پاکستانی کون ہیں؟

شمارہ ۲۵- کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ کے مسلمانوں کو مبارک باد

شمارہ ۲۶- بین الاقوامی سیرت کانفرنس اسلام آباد

شمارہ ۲۷- یہود و نصاریٰ کا اپنے لے پالک ٹولے پر انعام

شمارہ ۲۸- آہ! مولانا حبیب اللہ جالندھریؒ

شمارہ ۲۹- اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی!

شمارہ ۳۰- تعلیمی ادارے یا رقص گاہیں

شمارہ ۳۱- جئے سندھ اور قادیانی

شمارہ ۳۲- امن کی شمع رسالت کے پروانوں کو دعوت جنگ' ○ اسٹیل ٹاؤن کے مسلم قبرستان سے قادیانی مردہ نکالنے پر واویلا

شمارہ ۳۳- مارشل لاء کا خاتمہ اور قادیانی اشتعال انگیزیاں

شمارہ ۳۴- اس زہریلے سانپ کو کب تک پالتے رہیں گے

شمارہ ۳۵- لاکھ تردید کرو حقیقت چھپ نہیں سکتی

شمارہ ۳۶- ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا مسئلہ

شمارہ ۳۷- کیا مسلم لیگ ۵۳ء کے ظلم و ستم کی تلافی کرے گی؟

شمارہ ۳۸- آخر قادیانیوں پر یہ نوازشات کیوں؟

شمارہ ۳۹- حکومت نے قادیانیوں کو فحاشی پھیلانے کی اجازت دے دی

شمارہ ۴۰- صدر ضیاء الحق کو یہودی تنظیم کی رکنیت چھوڑ دینی چاہئے

شمارہ ۴۱- مسلم لیگ کا امتحان

شمارہ ۴۲- قادیانیوں کا جھوٹا پروپیگنڈہ' کچھ قادیانیوں کی حقیقت کے بارے میں

شمارہ ۴۳- داڑھی کی توہین کرنے والو!

شمارہ ۴۴- آپ جانتے...... علماء کون ہیں؟

شمارہ ۴۵- ہم خبردار کرتے ہیں' حکومت سندھ خاموش کیوں؟

شمارہ ۴۶- صوبہ سندھ میں تخریب کاری اور قادیانی چیف سیکریٹری' فیشن شو ایک لعنت

شمارہ ۴۷- کیا ان کے خلاف بھی کوئی اقدام ہونے والا ہے؟

شمارہ ۴۸- اقوام متحدہ کی قرارداد' تین چور ہم نے پکڑے باقی آپ پکڑیں

شمارہ ۴۹- مسلمانوں کو باہمی لڑانے کی سازش' کراچی میں کرفیو اور ہنگامے

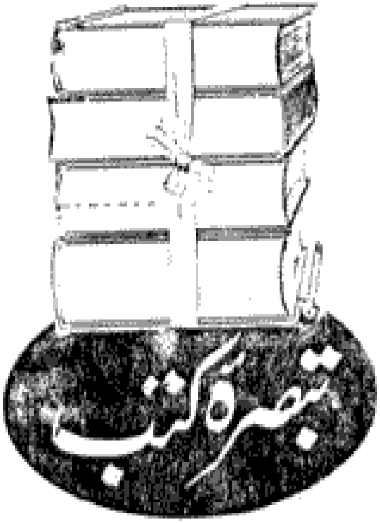

نام کتاب : محافل جنت
تالیف : علامہ ابن القیم الجوزیہ
اردو ترجمہ : مولانا محمد فاروق حسن زئی
صفحات : ۵۲۶
ناشر : الکشاف پبلی کیشنز کراچی

ناشر کی جانب سے جنت کے احوال سے دلچسپی اور معلومات حاصل کرنے والے حضرات کے لئے یہ کتاب ایک نفیس پیشکش ہے۔

احوال جنت کے موضوع پر یہ کتاب علامہ ابن القیم الجوزی کی مایہ ناز تالیف حادی الارواح الی بلاد الافراح کا اردو ترجمہ ہے اردو جاننے والوں کے لئے یہ کتاب ایک قیمتی تحفہ ہے۔ کتاب کا نظر ثانی شدہ نیا ایڈیشن اپنی امتیازی خوبیوں اور خصوصیات کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جس میں:

☆ قرآن و سنت کی روشنی میں جنت کے متعلق تقریباً تمام احوال کو یکجا کر کے قارئین کے لئے بڑی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

☆ جنت کی نعمتوں کو بیان کرنے والے خطباء، واعظین، مقررین کے لئے یہ ایک مدلل اور مکمل کتاب ہے۔

☆ احوال جنت کے موضوع پر مذکورہ کتاب تقریباً ستر ابواب پر مشتمل ہے۔ جن میں جنت کی مختلف نعمتوں، جنت میں پیش آنے والے حالات، اہل جنت پر انعامات خداوندی کی بارش اور دیدار الٰہی جیسی نعمتوں کا تذکرہ تفصیلی انداز میں کیا گیا ہے۔ جس کو پڑھ کر انسان کو ان اعمال صالحہ کی ترغیب اور توفیق ملتی ہے جو انسان کو جنت کا مستحق بنا دیتے ہیں۔

☆ جنت کے اوصاف واقعات اور جنت کے مختلف مباحث پر سب سے زیادہ تحقیق شدہ اور ضخیم کتاب ہے جس میں احوال جنت پر آمدہ تقریباً تمام احادیث کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب علامہ ابن القیم الجوزیہ کی دوسری کتب کی طرح اپنے موضوع پر مستند جامع اور منفرد ہے۔ اس بناء پر یہ کتاب ہر خاص و عام کے لئے نافع اور یکساں مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ کتاب پڑھ کر اچھے اعمال کی توفیق دے۔ (آمین ثم آمین)

نام کتاب : تحفہ دولھا
جمع و ترتیب : مولانا محمد حنیف، عبدالمجید
صفحات : ۳۷۵
قیمت : ۱۲۰
ناشر : زم زم پبلیشرز جنید مینشن، ڈی میلو روڈ نزد برنس روڈ کراچی

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ میاں بیوی کے رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد دونوں جانب ایک دوسرے پر کچھ حقوق واجب ہو جاتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اگر ان حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھا جائے تو گھر جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ ان حقوق کی ادائیگی سے پہلو تہی اور لاپرواہی کا معاملہ کیا جائے تو یہ رشتہ رحمت اور راحت کی بجائے زحمت و مصیبت بن جاتا ہے۔ ان حقوق کے علاوہ کچھ اور ایسے ضروری اور اہم امور بھی ہیں جن کی رعایت سے یہ رشتہ مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے۔

شریعت محمدی ﷺ کی امتیازی شان ہے ان احکامات کو "جبراً" نہیں منوایا جاتا۔ بلکہ اس کی ادائیگی کے لئے ان کے فضائل و مناقب بیان کرکے انسان کو ترغیب دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ ازخود ان احکامات پر عمل کرکے خالق کائنات کو راضی کر سکے۔

مذکورہ کتاب جو تحفہ دولھا کے نام سے موسوم ہے مولانا محمد حنیف اور ان کے مخلص احباب نے مل کر مرتب کی ہے، اس سے قبل وہ تحفہ دلہن کے نام سے بھی ایک جامع مفید کتاب مرتب کرکے شائع کر چکے ہیں ان دونوں کتابوں میں دولھا، دلہن کے رشتہ کے متعلق احکام و آداب اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی تفصیل موجود ہے۔ اور اس سلسلہ میں انتہائی قیمتی مشورے بھی تحریر کئے گئے ہیں جن کا خیال رکھتے ہوئے اگر میاں بیوی کی زندگی ان اصولوں کے تحت گزارے تو بہت ساری گھریلو خرابیوں کا احسن انداز سے علاج ہو سکتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ان قیمتی کتب کا مطالعہ کرکے قرآن و سنت میں بتائے گئے احکام، آداب اور قیمتی اصولوں کی روشنی میں زندگیوں کو گزار کر اپنے گھریلو ماحول کو جنت اور راحت کا گہوارہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

نام کتاب : تحفہ دلہن
مؤلف : مولانا مفتی محمد حنیف، عبدالمجید
صفحات : ۴۳۶
قیمت : ۲۰۰
ناشر : زم زم پبلیشرز جنید مینشن، ڈی میلو روڈ نزد برنس روڈ کراچی

کتاب مذکورہ تحفہ دلہن خاندانی زندگی کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے، خاندان صحیح ہو تو معاشرہ صحیح بنتا ہے۔ یعنی اگر گھر کی زندگی صحیح

کرلی جائے تو باہر کی زندگی بھی صحیح ہو سکتی ہے مصنف نے اس کتاب کو اس انداز سے تالیف کیا ہے کہ شادی شدہ جوڑے اس کتاب کے مطالعہ سے کتاب و سنت کی روشنی میں اپنے گھروں میں باہمی الفت و محبت اور راحت و سکون کی فضاء پیدا کرکے دنیا و آخرت کی سعادتوں سے مالا مال ہوسکتے ہیں اور اپنے گھریلو ماحول کو پاکیزہ بناکر نمونہ جنت بناسکتے ہیں۔

☆ اس کتاب میں میاں بیوی کو پیش آنے والے زندگی کے مختلف مراحل پر قرآن و سنت کی روشنی میں تفصیلی بحث کی گئی ہے' اور قیمتی مشورے دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند عنوان یہ ہیں آنحضرت ﷺ کے زمانے کی چھ عورتوں کی مثال' شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری' شوہر کی سچی محبت' اس سے عزت و عظمت' اس کی خدمت وفاداری' شوہر کو سچا مسلمان اور دیندار بنانے کی طرز' اس کے گھر اور مال کی حفاظت' نیک بیوی کی صفات' شوہر کی نگاہ میں محبوب بننے کے طریقے' عورتوں کی بری عادتیں اور ان کا علاج' سسرال میں کامیابی سے رہنے کے طریقے۔ بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق' دولھا کو نصیحتیں' اولاد کی اچھے طریقے سے تربیت کچھ ایسے گر ۔ میاں بیوی میں کبھی جھگڑا نہ ہو۔ اس کے علاوہ اس قسم کے بے شمار مسائل کے حل پر اپنی نوعیت کی پہلی اور اہم کتاب ہے اس کتاب کو حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ نے بھی بہت پسند فرمایا ہے اگر خواتین کتاب ہذا کا مطالعہ کرکے اس میں درج شدہ ہدایات پر عمل کرلیں تو انشاء اللہ ہر گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے اور دونوں جہانوں کی فلاح نصیب ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ (آمین)

نام کتاب : احکام مسافر
مؤلف : مولانا مفتی انعام الحق قاسمی
صفحات : ۴۳۶
قیمت : ۷۰
ناشر : زم زم پبلیشرز جنید مینشن' ڈی میلو روڈ نزد برنس روڈ کراچی

دور حاضر میں ماضی کے مقابلے میں سفر کا رواج بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے سفر کے مخصوص احکام سے واقفیت کی ضرورت بھی بڑھ گئی ہے۔ اور سفر کے جدید ذرائع نے سفر اور مسافر کے بارے میں بہت سے نئے مسائل پیدا کردیے ہیں ان جدید مسائل کا حکم دور حاضر کے صاحب نظر' نکتہ شناس علماء اور اصحاب افتاء نے

باقی صفحہ ۳۶ پر

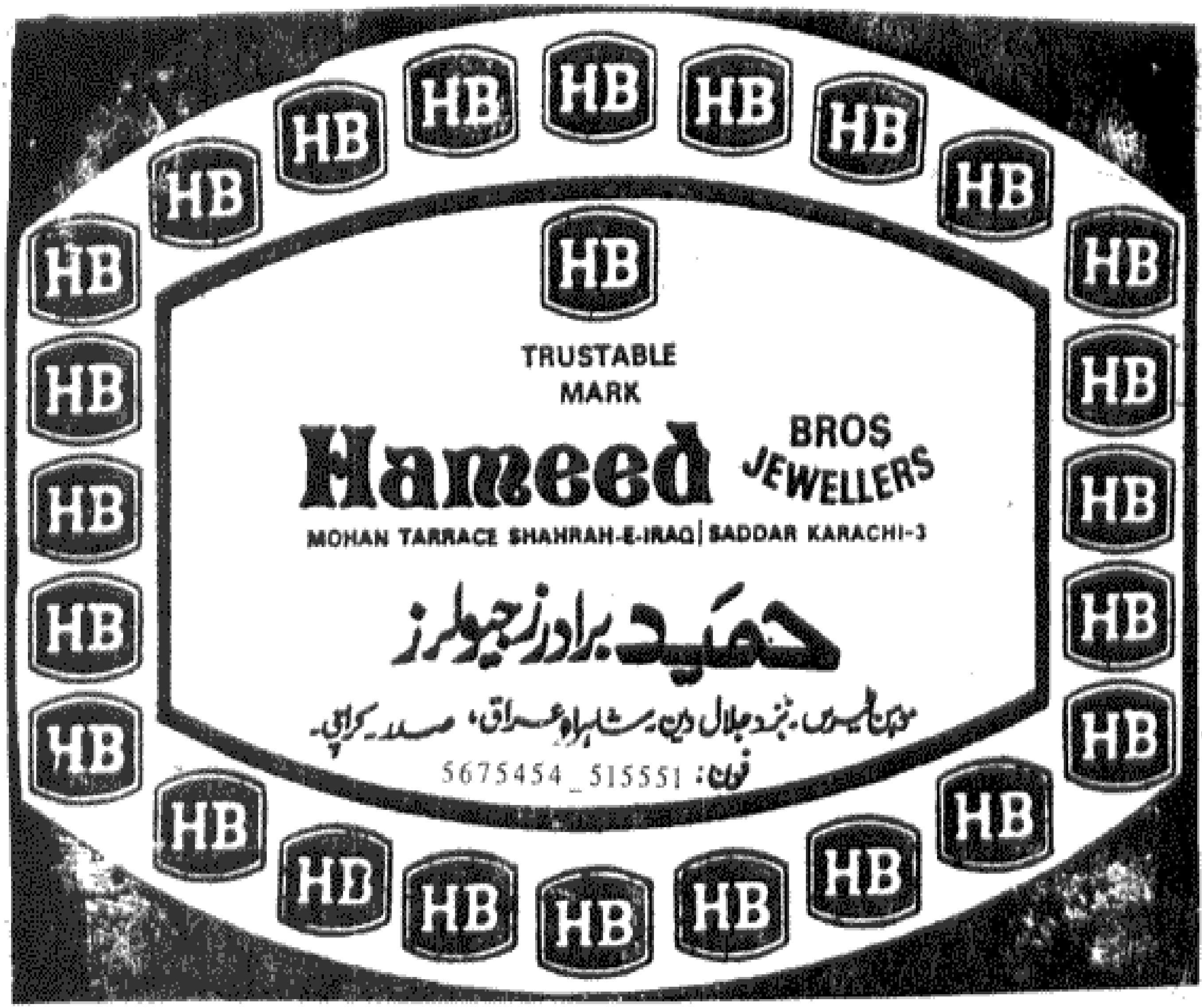

اخبارِ ختمِ نبوت

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جابہ ضلع خوشاب

امیر : حافظ محمد حیات' ناظم : ملک حاجی نور زمان' ناظم تبلیغ : مولوی خادم حسین مغل' ناظم نشرو اشاعت : عبدالغفور' خازن : حاجی غلام سرور' نمائندہ مجلس عمومی : حافظ محمد حیات' حاجی نور زمان

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نلی ضلع خوشاب

امیر : مولانا قاضی محمد احمد رضا' ناظم : قاضی محمد طیب' ناظم تبلیغ : قاضی محمد ابوبکر' ناظم نشرواشاعت : محمد اجمل' خازن : حاجی محمد اشرف' نمائندہ مجلس عمومی : قاضی محمد احمد رضا' قاضی محمد طیب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تلہ گنگ

امیر : عبدالرحمان عثمانی' ناظم : چوہدری محمود عثمانی' ناظم تبلیغ : حافظ عطاء محمد' ناظم نشرواشاعت : مولوی محمد یعقوب' خازن : حاجی محمد یامین' نمائندہ مجلس عمومی : عبدالرحمان عثمانی' قاری طاہر محمود عثمانی' مولوی محمد یعقوب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انگہ ضلع خوشاب

امیر : مولوی محمد افضل صدیقی' ناظم : حافظ میاں محمد ماسٹر' ناظم تبلیغ : محمد فاضل شارق صاحب' ناظم نشرواشاعت : حافظ شیر محمد' خازن : قاری محمد امین' نمائندہ مجلس عمومی : حکیم ماسٹر محمد فاضل شارق

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ نکدر' ضلع سرگودھا

امیر : مولانا محمد رفیق صاحب' ناظم : جمال عبدالناصر' ناظم تبلیغ : مولانا محمد ذکاء اللہ' ناظم نشرواشاعت : حاجی نذیر حسین' خازن : قاری خدابخش' نمائندہ مجلس عمومی محمد رفیق

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی ضلع سرگودھا

امیر : محمد افضل الحسینی' ناظم : فیض محی الدین' ناظم تبلیغ : مولانا سعداللہ' ناظم نشرواشاعت : حافظ عبدالستار' خازن : مرزا محمود گلزار' نمائندہ مجلس عمومی : محمد افضل الحسینی

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھاوریاں ضلع سرگودھا

امیر : مولانا قاضی عبدالمالک' ناظم : عبدالرزاق' ناظم تبلیغ : مفتی عبدالرحمان' ناظم نشرواشاعت : عبدالباسط' خازن : قاری اللہ دین' نمائندہ مجلس عمومی : مولانا قاضی عبدالمالک

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب

امیر : قاری سعید احمد' ناظم : محمد اعجاز شامزی' ناظم تبلیغ : حاجی محمد ریاض' ناظم نشرواشاعت : ملک محمد یعقوب' خازن : سائیں سعود' نمائندہ مجلس عمومی : قاری سعید احمد

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیاقت پور

امیر : ملک عبدالغفور' ناظم : صوفی نور محمد' ناظم تبلیغ : مولانا ظہور رحیم صاحب' ناظم نشرواشاعت : مولانا منیر احمد صاحب' خازن : محمد عبداللہ صاحب' نمائندہ مجلس عمومی : ملک عبدالغفور و صوفی نور محمد صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان

امیر : مولانا قاضی عزیز الرحمان' ناظم : لیاقت علی احرار' ناظم تبلیغ : مولانا عبدالقیوم اشرفی' ناظم نشرواشاعت : ماسٹر بشیر احمد چاچڑ' خازن : حاجی مقبول احمد صاحب' نمائندہ مجلس عمومی : مولانا قاضی عزیز الرحمان صاحب' لیاقت علی احرار

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ظاہر پیر (خانپور)

امیر : مولانا منظور احمد صاحب' ناظم : مولانا مشتاق احمد صاحب' ناظم تبلیغ : محمد رفیق صاحب' ناظم نشرواشاعت : محمد حنیف حقانی صاحب' خازن : حافظ الہی بخش صاحب' نمائندہ مجلس عمومی : مولانا منظور احمد صاحب و مولانا محمد حنیف صاحب حقانی

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانپور

امیر : مولانا مفتی حبیب الرحمان

درخواستی صاحب' ناظم : مولانا عبدالکریم ندیم' ناظم تبلیغ : نسیم احمد صدیقی' ناظم نشرواشاعت : مولانا عبدالقیوم خان صاحب' خازن : مولانا عبدالرزاق صاحب قریشی' نمائندہ مجلس عمومی : مفتی حبیب الرحمان درخواستی صاحب' مولانا عبدالکریم ندیم صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

امیر : سید محمد شاہ صاحب' ناظم : جناب قاری خلیل احمد صاحب' ناظم تبلیغ : حافظ معزز ارشاد' ناظم نشرواشاعت : زاہد رفیق صاحب' خازن : شیخ محمد سعید صاحب' نمائندہ مجلس عمومی : حاجی رشید احمد' قاری خلیل احمد' مولانا بشیر احمد صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چنوں عاقل

امیر : مولانا فاروق احمد' ناظم : شیخ عبدالرحمان' ناظم : تبلیغ حافظ محمد عبداللہ شیخ' ناظم نشرواشاعت : حافظ حکیم عبدالرحمان' خازن : محمد رمضان شیخ' نمائندہ مجلس عمومی مولانا فاروق احمد' حافظ محمد عبداللہ رضا محمد شیخ

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ

امیر : مولانا غلام احمد صاحب' ناظم : شیر محمد قریشی صاحب' ناظم تبلیغ : حافظ عبدالرشید صاحب' ناظم نشرواشاعت : عبدالرشید قریشی صاحب' خازن : محمد اسلم قریشی صاحب' نمائندہ مجلس عمومی : شیر محمد قریشی صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ارائیں ضلع لودھراں

امیر : مولانا اللہ یار صاحب' ناظم : شیخ محمد شفیع صاحب' ناظم تبلیغ : مولانا عبدالغفور صاحب' ناظم نشرواشاعت : حاجی عبدالرحمان صاحب' خازن : حاجی فیض صاحب' نمائندہ مجلس عمومی : مولانا اللہ یار صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوچشریف ضلع بہاولپور

امیر : حاجی غلام عباس' ناظم : رشید احمد عباسی' ناظم تبلیغ : مولانا بشیر احمد اعوان' ناظم نشرواشاعت : قاری محمد عبداللہ' خازن : قاری عبدالمالک' نمائندہ مجلس عمومی : حاجی غلام عباس صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عنایت پور تحصیل شجاع آباد

امیر : مولوی عطاء الرحمان' ناظم : سید عاشق حسین' ناظم تبلیغ : حافظ حسین احمد' ناظم نشرواشاعت : مولانا خلیل احمد' خازن : محمد جمیل' نمائندہ مجلس عمومی : حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حاصلپور

امیر : حافظ محمد ادریس' ناظم : ملک محمد یوسف' ناظم تبلیغ : علی شیر' ناظم نشرواشاعت : قاری غلام فرید' خازن : مولانا محمد اسرائیل' نمائندہ مجلس عمومی : مولانا محمد اسرائیل صاحب

قصور کی سرگرمیاں

قصور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت بقیتہ السلف حضرت مولانا سید طیب شاہ صاحب ہمدانی مدظلہ نے کی تلاوت جناب قاری احسان اللہ رحیمی صاحب نے کی بعد میں اجلاس کی غرض و غایت مبلغ نبوت ضلع اوکاڑا و قصور جناب مولانا عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی نے بیان کی اور کہا کہ یوسف کذاب کے معاملے کو حکومت طول دے رہی ہے اور جبکہ تمام ثبوت اس کے کفریہ عقائد منظر عام پر آجانے کے بعد اسے ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہ کیا جاتا اس پر شدید احتجاج کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ ایک قرارداد کی صورت میں تمام خطباء حضرات ایک جمعہ اس عنوان پر پڑھائیں گے اور جو کال ہمیں دی جائے گی اس پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں اور عبدالرزاق مجاہد کے مختلف مساجد میں بیانات کا سلسلہ جاری ہے ہر مسجد سے قصور شہر کی ممبر سازی مکمل ہوجانے کے بعد جماعت کی تشکیل آئندہ اجلاس میں زیر بحث لائی جائے گی۔

ماہانہ لولاک کی اشاعت پر شرکاء اجلاس نے اس کا خیر مقدم کیا اور اس کے خریدار زیادہ سے زیادہ بنانے کی ذمہ داری قاری حبیب اللہ صاحب قادری نے قبول کرلی اجلاس میں شی قصور سے مولانا رضاء الرحمان' قاری احسان اللہ' حافظ عطاء اللہ' اللہ دتہ مجاہد' قاری بلال' قاری حبیب اللہ قادری' قاری محمد اسحاق' محمد ریاض حافظ محمد اکرم' محمد حامد حافظ عبداللطیف' احمد حسین قمر' حکیم محمد علی تبسم' محمد صادق' محمد عاصم' محمد عرفان کے علاوہ کثیر کارکن ختم نبوت اجلاس میں شریک ہوئے علاوہ ازیں مبلغ ختم نبوت عبدالرزاق شجاع آبادی نے حکومت پنجاب اور ضلعی انتظامیہ سے بھرپور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی شرانگیزیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور انہیں ان کی غیر قانونی حرکتوں پر سخت سے سخت سزا دی جائے۔ آخر میں اس بات کا عزم کیا گیا کہ مرزائیت کا ہر جگہ تعاقب جاری رہے گا فتنہ قادیانیت کا خاتمہ قریب ہے:

قصور (پ ر) فتنہ قادیانیت کا خاتمہ قریب ہے یہ بات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی نے قصور کے

دس دن کے دورہ پر مختلف مساجد اور کارکنوں کے اجلاسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہی کہ ہر فتنہ کے چار دور ہوتے ہیں ابتداء' عروج و زوال اور اختتام فتنہ قادیانیت دو دور سے گزر چکی ہے ابتداء عروج اور اب تیسرے دور سے گزر رہی ہے زوال اور خاتمہ اب قریب ہے۔

ملک منظور الٰہی اعوان انتقال کرگئے

(نمائندہ خصوصی) سیالکوٹ تحریک ختم نبوت کے مجذوب ورکر ہفت روزہ ختم نبوت سیالکوٹ کے ایڈیٹر جناب منظور الٰہی ملک مورخہ ۱۷جون کو انتقال کرگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم تحریک ختم نبوت' کے پرجوش اور مجذوب ورکر تھے۔ ساری زندگی قادیانیت کے تعاقب میں گزاردی۔ ایک عرصہ تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور مجلس سیالکوٹ کے امیر رہے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء میں مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نام سے تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸۔ سی کا نفاذ کیا۔ تو جنرل مرحوم کے عشق کی حد تک مداح ہوگئے۔ اور آج سے تقریباً" آٹھ سال قبل ہفت روزہ ختم نبوت کے نام سے چارورق اخبار نکالنا شروع کیا۔ جب جنرل ضیاء الحق کا حادثہ رونما ہوا تو وثوق کی حد تک اس کا ذمہ دار قادیانی ٹولہ کو قرار دینے لگے۔ اور اپنے ہر شمارہ کو ضیاء الحق کیس کے لئے وقف کردیا۔ جنرل مرحوم کے کیس کو ہر شمارہ میں اجاگر کرکے تمام حکام بالا کو قادیانی قرار دیتے۔ انہوں نے ایک حلف نامہ مرتب کیا جو اس پر دستخط کرکے انہیں واپس نہ بھیجتا تو قادیانیوں میں شمار ہونے لگتا اور اس مسئلہ میں اس حد تک بے باک واقع ہوئے کہ بلا تحقیق ہر وزیر' مشیر' جنرل' کرنل' سول اور فوج کے حکام بالا کو قادیانی قرار دینے لگ گئے۔ جس کی وجہ سے مجلس نے انہیں نہ صرف اپنی شوریٰ سے بلکہ بنیادی رکنیت سے فارغ کردیا۔ اور ان کی اس قسم کی حرکات سے لاتعلقی کا اعلان کردیا۔ لیکن انہوں نے کسی قسم کی پرواہ کئے بغیر اپنی کارروائیاں جاری رکھیں اور تازیست جاری رکھیں' سیالکوٹ میں آلات جراحی کا کارخانہ لگایا۔ اور کارخانہ کی اکثر و بیشتر آمدنی اسی کے لئے وقف کردی۔ لاکھوں روپے اشتہارات' پمفلٹس' قراردادوں' ٹیلی گراموں اور خطوط پر خرچ کرتے رہے۔ ۱۷جون کو عصر کی نماز کے بعد نماز جنازہ سیالکوٹ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اور یوں خاتم النبیین ﷺ کا یہ پروانہ ناموس رسالت کے لئے تازیست جدوجہد میں مصروف رہ کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے سپرد خاک ہوا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خواجگان خان محمد صاحب دامت برکاتہم' محقق العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ پروردگار عالم مرحوم کے گناہوں اور خطاؤں سے درگزر فرماتے ہوئے عفو و کرم کا معاملہ فرمائیں اور ان کی مغفرت فرمائے نیز پسماندگان سے بھی قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی دعا کی۔

آہ' ڈاکٹر رانا مطیع الرحمان شہید

لاہور (نمائندہ خصوصی) ڈاکٹر رانا مطیع الرحمان پروفیسر علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور ۲۴۔۲۵ جون کی درمیانی شب اپنے کلینک واقع اشرفیہ پلازہ (جامعہ اشرفیہ) فیروز روڈ سے فارغ ہوکر تقریباً" بارہ بجے شب اپنے گھر سمن آباد کی طرف جارہے تھے کہ موٹر سائیکل پر سوار دہشت گردوں نے موٹر سائیکل ان کی گاڑی کے بالکل قریب کرکے برسٹ مار کر انہیں شہید کردیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم خداترس' نیک سیرت' نیک صورت' ڈاکٹر تھے۔ عرصہ بیس سال سے علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور میں استاذ تھے۔ ذیابیطس کے اسپیشلسٹ تھے' بیعت و اصلاح کا تعلق قائد تحریک ختم نبوت حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم سے تھا۔ مجلس کے معاون تھے۔

قبل ازیں ڈاکٹر بشیر احمد ریاض' ڈاکٹر سیف اللہ خالد دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ شہید رانا مطیع الرحمان بھی اپنے پیش روؤں کی طرح نیک دل مسیحا تھے۔ چند ماہ قبل جامعہ اشرفیہ سے متصل کلینک قائم کی تاکہ علماء کرام اور طلباء کی خدمت اور زیارت سے مستفید ہوسکیں۔ ان کی المناک شہادت سے لاہور ایک اور دیندار اور صحیح العقیدہ ڈاکٹر کے وجود سے محروم ہوگیا۔ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی لناگئے ان کی نماز جنازہ علامہ اقبال میڈیکل کالج کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں ادا کی گئی امامت کے فرائض شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمان اشرفی دامت برکاتہم نے سرانجام دیئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا قاری عزیز الرحمان لودھروی' مجلس لاہور کے نائب امیر قاری محمد امیر سمیت ہزاروں علماء کرام' طلباء' عظام' ڈاکٹرز' پروفیسرز سمیت مختلف طبقات زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی۔ ادارہ ختم نبوت' عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت کے مبلغین، خدام مرحوم کی رحلت پر دست بدعا ہیں کہ پروردگار عالم مرحوم کی نیکیوں کو قبول فرماتے ہوئے گناہوں سے درگذر فرمائیں اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔

آہ مولانا محمد رفیق چل بسے

نمائندہ خصوصی (حافظ محمد حسین ناصر سکھر)

مولانا محمد رفیق صاحب خازن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر سندھ مورخہ ۱۱ جون ۱۹۹۷ء بروز بدھ نو بجکر ۱۵ منٹ پر دل کا دورہ پڑا انتقال فرماگئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہمارے اسلاف و اکابرین امت میں ایسے صالح اور صاحب کمال و صاحب علم بزرگ گزرے ہیں جن کی زندگی اپنے اسلاف کا صحیح نمونہ تھی۔ جناب مولانا محمد رفیق مرحوم بھی انہیں درویش صفت باکمال بزرگوں میں سے تھے۔ جن کے اخلاق و کردار صورت و سیرت حق پرستی اور انسانی دوستی کو دیکھ کر قرون اولی کی یاد تازہ ہوجاتی تھی۔ مولانا محمد رفیق مرحوم ۱۹۳۰ء کو سندھ کے اہم شہر سکھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ کالج سکھر سے حاصل کی جبکہ اعلی تعلیم ملتان، حیدر آباد، کراچی سے حاصل کی آپ (ڈبل ایم اے، ایل ایل بی) بھی تھے۔ اپنی زندگی کی پہلی سروس امپیریل بینک آف انڈیا سے کی۔ پاکستان بننے کے بعد نیشنل بینک آف پاکستان میں اعلی عہدہ پر فائز رہے۔ فریضہ حج ادا کرنے کے بعد بینک کی ملازمت سے استعفی دے دیا۔ اور اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق بسر کرنا شروع کردیا۔ مولانا مرحوم میں یہ کمال تھا کہ قرآن و حدیث، تاریخ اسلام، خصوصاً" انگریزی، اردو ادب، تاریخ سندھ، سندھی زبان پر عبور حاصل تھا۔ نیز قیام پاکستان کے بعد سکھر میں مہاجرین کی ۱۹۵۲ء تا ۱۹۵۸ء آباد کاری کے سلسلہ میں انتہائی جدوجہد کرتے ہوئے پڑھے لکھے مہاجرین کی حصول ملازمت کے لئے بھی انتہائی کوشاں رہے۔

دینی خدمات:

مولانا مرحوم راسخ العقیدہ، وسیع النظر، اتحاد بین المسلمین، کے عاشق رسول شیدائی و فدائی تھے۔ ۱۹۴۷ء سے تحریک ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر قادیانیت کی ابھرتی ہوئی شیطانیت و عزائم کو ناکام بنانے کی جدوجہد میں اپنے اکابرین کے شانہ بشانہ شریک رہے۔ اور ۱۹۷۷ء میں تحریک نظام مصطفی ﷺ کی کامیابی کے لئے اس وقت جابر حکمران ذوالفقار علی بھٹو کی، سکھر ڈویژن کی سطح پر نبرد آزما رہے۔ تحریک ختم نبوت، تحریک نفاذ شریعت مالا کنڈ، تحریک نظام اسلام کے سلسلہ میں جمعیت علماء اسلام سے وابستگی مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر خازن کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے اور علاقہ کے سماجی کاموں پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت مفتی عبدالقادر صاحب دارالعلوم کبیروالا ملتان نے بعد نماز عشاء جامع مسجد سکھر کے باہر پڑھایا سکھر کی تاریخ میں سب سے بڑا اجتماع تھا۔

برائے تعزیت مرکزی قائدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری، مولانا اللہ وسایا، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا میر محمد صاحب میرک، مولانا جمال اللہ الحسینی حضرات ان کے گھر پہنچ کر فرزندان زاہد رفیق، حافظ خالد رفیق، برادر کلاں محمد صدیق سے تعزیت کی اور مرحوم کی دینی خدمات کو سراہا اور ان عزیزان کو صبرو شکر کی تلقین کی مولانا مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد مولانا عزیز الرحمان جالندھری مرحوم حاجی فرزند علی کی ہمشیرہ کلاں کی تعزیت کے لئے جمع جماعتی احباب ان کے فرزندان کے گھر تشریف لے گئے اور تعزیت فرمائی۔ بعدازاں مولانا عزیز الرحمان صاحب کے ہمراہ جماعتی احباب مکرم محترم جناب آغا سید محمد شاہ صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور امیر موصوف کی صحتیابی و سرپرستی کے لئے دعا فرمائی۔ آغا صاحب موصوف کی کمر میں پھوڑا نکل آیا تھا۔ تقریباً" ساڑھے تین گھنٹہ ہسپتال سکھر میں آپریشن ہوا جماعت کے احباب سے خصوصاً" صحتیابی کی دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ : تبصرہ کتب

کتاب سنت اور اقوال سلف کی روشنی میں متعین کیا ہے۔

☆ موجودہ دور میں اس بات کی انتہائی ضرورت تھی کہ احکام مسافر پر ایک ایسی جامع کتاب ترتیب دی جائے جو مختلف ابواب فقیہ میں بکھرے ہوئے احکام سفر و مسافر کو یکجا کردے اور جس میں سفراور وسائل سفر کے بارے میں جدید مسائل کے جوابات بھی شامل ہوں۔

☆ چنانچہ مولانا مفتی انعام الحق نے (احکام مسافر) جیسی علمی کتاب لکھ کر اس ضرورت کو کافی حد تک پورا کردیا ہے مصنف نے اس کتاب کو مرتب کرنے میں کافی محنت کی ہے۔ کتاب و سنت اور مستند فقہی عبارات کی روشنی میں ان تمام مسائل کا حل پیش کیا ہے جن کا تعلق سفر، آداب سفراور مسافر سے ہے۔

☆ کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ مؤلف نے احکام سفر کے ہر پہلو پر بحث کرکے محنت اور عرق ریزی سے سفر کے احکام و مسائل بڑی سلیقہ مندی سے جمع کردیئے ہیں اور جدید مسائل پر خاص طور سے روشنی ڈالی ہے امید ہے کہ یہ کتاب اہل علم اور عوام اور خصوصاً" مسافر کے لئے بحالت سفر انتہائی مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالی مصنف اور ناشر کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔ (آمین)

آغا شورش کاشمیریؒ نے فرمایا

•

"سلام پہنچے' آمنہ کے اس لال ﷺ کو' جس نے ہمیں اپنی رحمتہ للعالمینی میں پناہ دی' ہمارے بازوؤں کو کشور کشائی کی طاقت بخشی' ہمارے دلوں کو اپنی خندہ جبینی سے آفتاب و مہتاب کی طرح جگمگایا' ہمیں ایمان کی لافانی دولت سے مالامال کیا۔ جس پر قرآن کریم ایسی لازوال کتاب نازل ہوئی۔ جو مسکرایا تو چمنستان کونین کے پھولوں نے ہنسنا سیکھا' جس نے کائنات کو نورانی کیا........ جو نور میں سب سے پہلے........ اور ظہور میں سب سے آخر تھا........ جس کی توانائیوں نے ہمیں کائنات کی تسخیر پر قادر کیا۔ جس نے عرب کے بدوؤں اور حجاز کے ساربانوں کو شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنا سکھایا۔ جس نے عرب و عجم کی تمیز مٹا ڈالی۔ جس نے انسانوں پر انسانوں کی فوقیت کو ختم کیا اور تقویٰ' دیانت' فراست کو انسانی شرف و مجد کی دلیل ٹھہرایا.....!

سلام پہنچے....... اس محسن کائنات کو' جو کائنات کی تخلیق کا باعث ہے' جس کا عشق ہمارا قبلہ مراد اور کعبہ ذوق ہے۔ جو تمام نبیوں میں آخری نبی ﷺ ہے' جس ﷺ کی ختم المرسلینی پر ساڑھے تیرہ سو سال میں کئی راہزنوں نے دست درازی کرنا چاہی لیکن وقت کی غیرت نے انہیں نقش آب کی طرح محو کردیا........ جو بظاہر گنبد خضراء میں سو رہا ہے لیکن جن کی چشم نگراں ارض و سماء کی وسعتوں اور پہنائیوں سے باخبر ہے......... ہم حقیروں میں اتنی ہمت کہاں کہ حضور ﷺ کی ثناء کرسکیں۔ یہاں قلم عاجز اور زبانیں گنگ ہوجاتی ہیں۔"

("جب حضور آئے" محمد متین خالد)

اے رب کعبہ

الحاج نسیم احمد (مکہ مکرمہ)

ملتزم سے لپٹ کے میں نے
خلوص دل سے دعائیں مانگیں
اے رب کعبہ' اے رب کعبہ
مری خطاؤں کو درگزر کر

رحم کی چادر میں ڈھانپ لے تو
مرے گناہوں کو معاف کردے

مجھے تو اپنی اماں میں لے کر
کرم کی چھاؤں تلے چلا کر
اب ایسے رستے پہ ڈال دے مجھے کو
کہ جس پہ چل کر میں تجھ کو پالوں
میرا مقصد تری رضا ہے
تری خوشی ہے کامرانی
تیرے ہی جود و کرم سے میری
ہوئی رسائی تیرے گھر
کرم ہے تیرا
اے رب کعبہ' اے رب کعبہ

دعا یہی ہے
کہ زندگی کے جو باقی دن ہیں
میں تیرے بندوں کے کام آؤں
تیری خوشی میں ہے میری بخشش
تو میرا آقا
میں تیرا بندہ
تو بخش دے مجھ کو
اے رب کعبہ' اے رب کعبہ

بارہویں عالمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے بروز اتوار

زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت ۔ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ۔ قادیانیت کے عقائد و عزائم

مسئلہ جہاد ۔ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی،

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ یو کے

071-737-8199